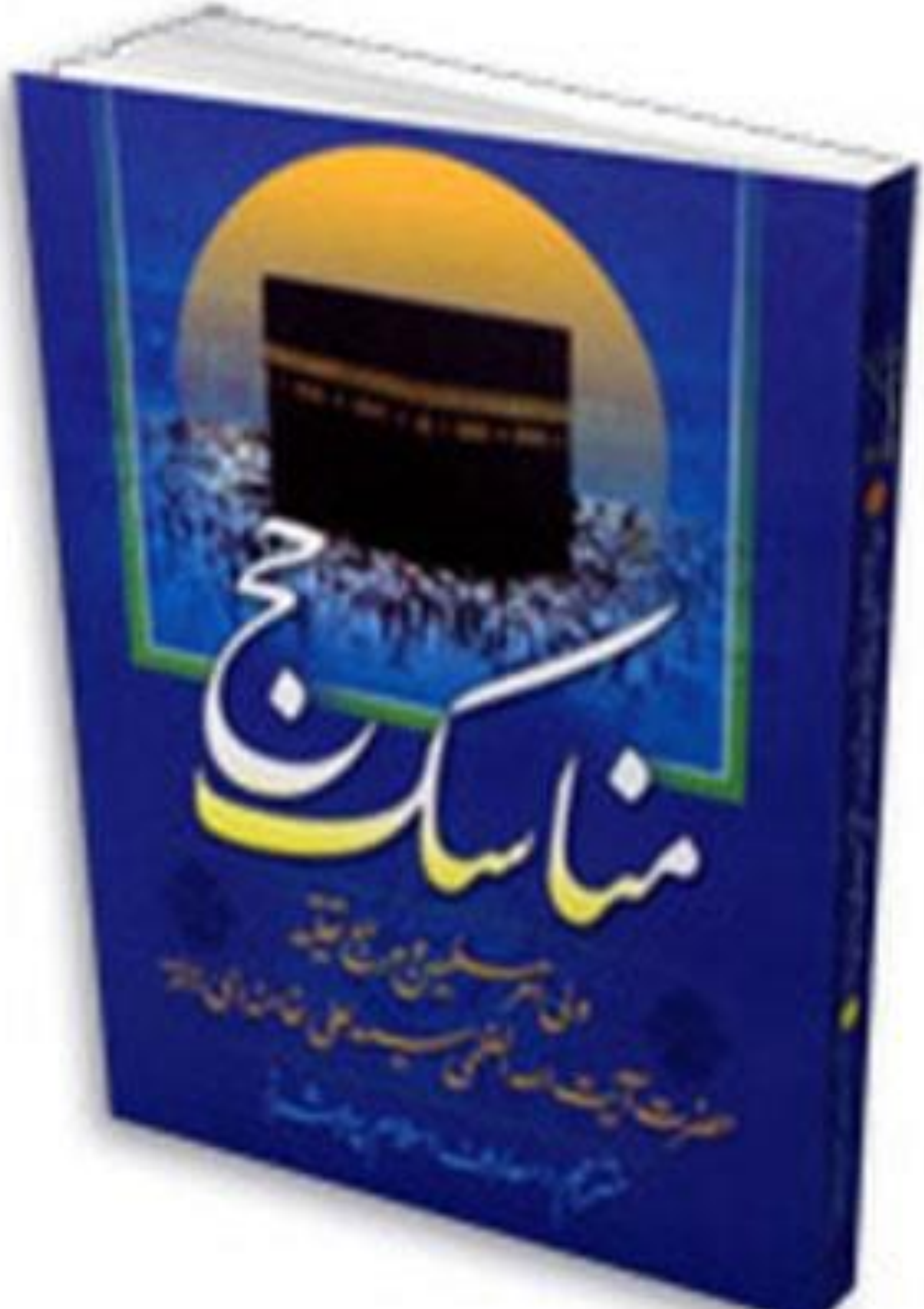
مناسک حج
ولی امر مسلمین و مرجع تقلید
حضرت آیت الله العظمی سید علی خامنه‌ای

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

مناسک حج

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید

حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ الوارف)

مترجم:

معارف اسلام پبلشرز

نام کتاب :مناسک حج

مترجم : معارف اسلام پبلشرز

ناشر:نور مطاف

اشاعت :پہلی

سنہ اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ_ق

تعداد :دوہزار

Web :www.maaref-foundation.com

E-mail :info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں_

و اذن فى الناس بالحج یا توك رجالا و علی کل ضامر یا تین من کل حج عمیق

(سورہ حج آیت ۲۷)

حج بیت اللہ کے باعظمت اعمال مختلف پہلوؤں سے قابل توجہ ہیں۔ خاص طورپر ان کا عبادی پہلو خصوصی ظرافت کا حامل ہے چنانچہ حجاج کرام اعمال حج کو شروع سے آخر تک مراجع عظام کے فتاوی کے مطابق انجام دینے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔یہ کتاب جو قارئین محترم کے ہاتھوں میں ہے یہ مناسک حج کے سلسلے میں رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای (دام ظلہ) کے جدید ترین فتاوی کا ترجمہ ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اسکے ترجمے اور تصحیح و غیرہ کے سلسلے میں جن لوگوں

نے زحمات اٹھائی ہیں خدا تعالی انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم راہبر معظم کے دفتر کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں ہماری مدد کی۔

آخر میں خدا تعالی کے تہ دل سے شکرگزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس گرانبہا کام کو انجام دینے کیلئے توفیق عظیم عنایت فرمائی۔

اللهم عجل لوليك الفرج واجعلنا من اعوانه و انصاره

معارف اسلام پبلشرز

رمضان المبارک ۱۴۲۷

مقدمہ:

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال کا مجموعہ ہے اور یہ ان ارکان میں سے ایک رکن ہے کہ جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئي ہے جیسا کہ امام محمدباقر (ع) سے روایت ہے :

"بنی الاسلام علی خمس علی الصلوة و الزکاة و الصوم و الحج و الولایة"

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئي ہے نماز، زکات ، روزہ، حج اور ولایت پر_

حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑی فضیلت اور کثیر اجر رکھتا ہے اور اسکی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم (ص) اور اہل بیت (علیہم السلام) سے کثیر روایات وارد ہوئي ہیں چنانچہ امام صادق (ع) سے روایت ہے:

"الحاج والمعتمر وفد الله ان سا لوه اعطاهم وان

دعوه اجابهم و ان شفعوا شفعهم و ان سکتوا ابتدا هم و یعوضون بالدرهم الف الف درهم"

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا گروہ ہیں اگر اللہ سے سوال کریں تو انہیں عطا کرتا ہے اور اسے پکاریں تو انہیں جواب دیتا ہے، اگر شفاعت کریں تو انکی شفاعت کو قبول کرتا ہے اگرچھپ رہیں تو از خود اقدام کرتا ہے اور انہیںؔایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم دیئے جاتے ہیں۔

وجوب حج کے منکر اور تارک حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ ضروریات دین میںؔسے ہے اور جس بندے میںؔاسکی آئندہ بیان ہونے والی شرائط کامل ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھی علم ہو اس کا اسے انجام نہ دینا کبیرہ گناہ ہے۔

اللہ تعالی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے:

"وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین"

اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے با وجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے۔

اور امام صادق سے روایت ہے:

جو شخص دنیا سے اس حال میں چل بسے کہ اس نے حجۃ الاسلام انجام نہ دیا ہو جبکہ کوئي حاجت اس کیلئے مانع نہ ہو یا ایسی بیماری میں بھی بتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کی طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئي حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

حج کی اقسام:

جو حج مکلف انجام دیتا ہے یا تو اسے اپنی طرف سے انجام دیتا ہے یا

کسی اور کی طرف سے۔ اس دوسرے کو "نیابتی حج" کہتے ہیں اور پہلا یا واجب ہے یا مستحب اور واجب حج یا بذات خود شریعت میں واجب ہوتا ہے تو اسے "حجۃ الاسلام" کہتے ہیں اور یا کسی اور سبب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جیسے نذر کرنے کی وجہ سے یا حج کو فاسد کردینے کی وجہ سے۔

اور حجۃ الاسلام اور نیابتی حج میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کرینگے۔

نیز حج کی تین قسمیں ہیں تمتع، افراد، قران

حج تمتع ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن مکہ مکرمہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہے اور حج افراد اور قران ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن یا تو خود مکہ ہے یا مذکورہ مسافت سے کم فاصلے پر اور حج تمتع، حج قران و افراد سے بعض اعمال و مناسک کے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب میں چند فصول کے ضمن میں بیان کریں گے۔

باب اول:

حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں

فصل اول : حجۃ الاسلام

مسالہ ۱۔ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اصل شریعت کے اعتبار سے پوری عمر میں صرف ایک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اور اسے "حجۃ الاسلام" کہا جاتا ہے۔

مسالہ ۲۔ حجۃ الاسلام کا وجوب فوری ہے یعنی جس سال استطاعت حاصل ہوجائے اسی سال حج پر جانا واجب ہے اور کسی عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے ثابت ہوجائیگا اور اسے آئندہ سال انجام دینا واجب ہے وعلی ہذا القیاس۔

مسالہ ۳_ اگر استطاعت والے سال حج کو انجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو_ جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل و اسباب کو مہیا کرنا_ تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلیئے اس طرح مبادرت سے کام لے کہ اسے اسی سال حج کو پالینے کا اطمینان ہو_

اور اگر اس میں کوتاہی کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے میں ثابت اور مستقر ہو جائیگا اور اس پر اسے بجا لانا واجب ہے اگرچہ استطاعت باقی نہ رہے_

حجۃ الاسلام کے وجوب کے شرائط

حجۃ الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:

پہلی شرط:

عقل پس مجنون پر حج واجب نہیں ہوتا_

دوسری شرط:

بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہیں ہوتا اگر چہ وہ بلوغ کے قریب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگر چہ اس کا حج صحیح ہے لیکن یہ حجۃ الاسلام سے کافی نہیں ہے۔

مسالہ ۴: اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر میں وقوف کو بالغ ہونے کی حالت میں پالے اور حج کی استطاعت بھی رکھتا ہو تو اس کا یہ حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسالہ ۵: وہ بچہ جو احرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کی حالت میں حرام ہیں) میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولی پر ہوگا اور اسکے علاوہ دیگر کفارات تو ظاہر یہ ہے کہ وہ نہ تو ولی پر واجب ہیں اور نہ ہی بچے کے مال میں:

مسالہ ٦: بچے کے حج میں قربانی کی قیمت اسکے ولی پر ہے۔

مسالہ ۷: واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے پس بیوی پر حج

واجب ہے اگرچہ شوہر سفر حج پر راضی نہ ہو۔

مسالہ ۸۔ مستطیع شخص سے حجۃ الاسلام کے صحیح ہونے میں والدین کی اجازت شرط نہیں ہے۔

تیسری شرط:

استطاعت اور یہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

الف: مالی استطاعت

ب: جسمانی استطاعت

ج: سربی استطاعت (راستے کا با امن اور کھلا ہونا)

د: زمانی استطاعت

ہر ایک کی تفصیل

الف: مالی استطاعت:

یہ متعدد امور پر مشتمل ہے۔

۱_ زاد و راحلہ

۲_ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات

۳_ ضروریات زندگی

۴_ رجوع الی الکفایۃ

مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں انکی تفصیل بیان کرتے ہیں:

۱_ زاد و راحلہ

زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکی سفر میں ضرورت ہوتی ہے جیسے کھانے پینے کی چیزیں اور اس سفر کی دیگر ضروریات اور راحلہ سے مراد ایسی سواری ہے کہ جسکے ذریعے سفر طے کیا جا سکے _

مسالہ ۹_ جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہیں حاصل کرنے کیلئے رقم اس پر حج واجب نہیں ہے اگرچہ وہ کما کر یا کسی اور ذریعے سے انہیں حاصل کرسکتا ہو _

مسالہ ۱۰_ اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسی دوسری منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں_

مسالہ ۱۱_ اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں لیکن اس نے حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار کے برابر کسی شخص سے قرض واپس لینا ہو اور قرض حال ہو یا اسکی ادائیگی کا وقت آچکا ہو اور مقروض مالدار ہو اور قرض خواہ کیلئے قرض کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج بھی نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے_

مسالہ ۱۲_ اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذمے میں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور مستطیع بھی نہیں ہوگی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان بھی نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تا کہ اسکے ساتھ حج کر سکے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئی نقصان ہو مثلاً یہ لڑائی جھگڑے اور طلاق تک منتج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھی نہیں ہوگی_

مسا لہ ۱۳_ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن وہ قرض لیکر اسے آسانی سے ادا کر سکتا ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائیگا_

مسا لہ ۱۴_ جو شخص مقروض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافی مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کی ادائیگی کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمینان ہے کہ وہ اس وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہیں اخراجات کے ساتھ حج بجا لائے_

اور یہی حکم ہے اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو لیکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضی ہو اور مقروض کو اطمینان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کریگا اس وقت یہ قرض کی ادائیگی پر قادر ہوگا اور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے_

مسئلہ ۱۵_ جس شخص کو شادی کرنے کی ضرورت ہے اس طرح کہ اگر

شادی نہ کرے تو اسے مشقت یا حرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادی کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کرنے کا انتظام بھی ہو۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر استطاعت والے سال میں اسے سفر حج کیلئے سواری نہ ملتی ہو مگر اسکی رائج اجرت سے زیادہ کے ساتھ تو اگر یہ شخص زائد مال دینے پر قادر ہو اور یہ اس کے حق میں زیادتی بھی نہ ہو تو اس پر اس زائد مال کا دینا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائی اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کیلئے مضر نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ زائد مال کے دینے پر قادر نہیں ہے یا یہ اسکے حق میں زیادتی ہو تو واجب نہیں ہے اور یہ مستطیع بھی نہیں ہوگا اور یہی حکم ہے سفر حج کی دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کا نیز یہی حکم ہے اگر یہ حج کے اخراجات کیلئے کوئی چیز بیچنا چاہتا ہے لیکن اسے خریدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکی رائج قیمت سے کم پر خریدتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے

ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کیلئے استطاعت نہیں رکھتا جیسے دیگر لوگ حج بجالاتے ہیں لیکن اسے احتمال ہے کہ تلاش و جستجو کرنے سے اسے ایسا راستہ مل جائیگا کہ یہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے ساتھ حج کیلئے مستطیع ہو جائیگا تو اس پر تلاش و جستجو کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ استطاعت کا معیار یہ ہے کہ یہ حج کیلئے اسی طرح استطاعت رکھتا ہو جو دیگر لوگوں کیلئے متعارف ہے _

ہاں ظاہر یہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطیع ہونے میں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے بارے میں جستجو کرے

۲_ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات

مسئلہ۱۸_ مالی استطاعت میں یہ شرط ہے کہ یہ حج سے واپس آنے تک اپنے اہل و عیال کے اخراجات رکھتا ہو

مسئلہ ۱۹_ اہل و عیال _ کہ مالی استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے _ سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں اہل و عیال شمار کیا جاتا ہے اگرچہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھی ہو_

۳_ ضروریات زندگي:

مسئلہ ۲۰_ شرط ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگی اور وہ چیزیں ہوں کہ جنکی اسے عرفاً اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے احتیاج ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ بعینہ وہ چیزیںاس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس رقم و غیرہ ہو کہ جسے اپنی ضروریات زندگی میں خرچ کرنا ممکن ہو_

مسئلہ ۲۱_ عرف عام میں لوگوں کی حیثیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ رہائشے کیلئے گھر کا مالک ہونا جسکی ضروریات زندگی میں سے ہے یا یہ عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق ہے یا کرائے کے ، یا عاریہ پرلیئے ہوئے یا

-

موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلئے حرج یا سبکی کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلئے گھر کا مالک ہونا شرط ہے ۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر حج کیلئے کافی مال رکھتا ہو لیکن اسے اسکی ایسی لازمی احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماری کا علاج کرانا یا ضروریات زندگی کو فراہم کرنا تو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۲۳۔ یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم و غیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو ۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر کسی شخص کے پاس ضروریات زندگی ۔ گھر، گھریلو سامان ، سواری ، آلات صنعت و غیرہ ۔ کی ایسی چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکی حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکی قیمت کے کچھ حصے سے اپنی ضروریات زندگی خرید لے اور باقی قیمت کو حج کیلئے

خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج، کمی یا سبکی بھی نہ ہو اور قیمت کا فرق حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر مکلف اپنی زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرے تا کہ اسکی قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالک ہونے کی ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کی قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہوگا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو۔

مسئلہ ۲۶۔ جس شخص کو اپنی بعض مملوکہ چیزوں کی ضرورت نہ رہے مثلا اسے اپنی کتابوں کی ضرورت نہ رہے اور ان کی قیمت سے مالی استطاعت مکمل ہوتی ہو یا یہ مالی استطاعت کیلئے کافی ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

۴_ رجوع الی الکفایۃ:

مسئلہ ۲۷_ مالی استطاعت میں "رجوع الی الکفایۃ" شرط ہے (مخفی نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلی میں ضروری نہیں ہے جیسا کہ اسکی تفصیل عنقریب آجائیگی) اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسی تجارت، زراعت، صنعت، ملازمت، یا باغ، دکان و غیرہ جیسے ذرائع آمدنی کی منفعت ہو کہ جنکی آمدنی عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے معاش کیلئے کافی ہو اور اس سلسلے میں دینی علوم کے طلاب (خدا تعالی ان کا حامی ہو) کیلئے کافی ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالی انکی حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے_

مسئلہ ۲۸_ عورت کیلئے بھی رجوع الی الکفایۃ شرط ہے بنابراین اگر اس کا شوہر ہو اور یہ اسکی زندگی میں حج کی استطاعت رکھتی ہو تو اس کیلئے "رجوع الی الکفایۃ" وہ نفقہ ہے جسکی وہ اپنے شوہر کے ذمے میں مالک

ہے لیکن اگر اس کا شوہر نہیں ہے تو حج کیلئے اسکے مستطیع ہونے کیلئے مخارج حج کے ساتھ ساتھ شرط ہے کہ اسکے پاس ایسا ذریعہ آمدنی ہو جو اسکی حیثیت کے مطابق اسکی زندگی کیلئے کافی ہو ورنہ یہ حج کیلئے مستطیع نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۔ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئی اور شخص اسے دے اور اسے یوں کہے تو "حج بجالاؤ اور تیرا اور تیرے اہل و عیال کا خرچہ میرے ذمے ہے" تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا واجب ہے اور اس حج کو حج بذلی کہتے ہیں اور اس میں " رجوع الی الکفایہ " شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھی کافی ہے۔

لیکن اگر اسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے مال ہبہ کرے تو اگر وہ ہبہ کو قبول کرلے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے۔

مسئلہ ۳۰_حج بذلی، حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر اسکے بعد مستطیع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے_

مسئلہ ۳۱_جس شخص کو کسی ادارے یا شخص کی طرف سے حج پر جانے کی دعوت دی جاتی ہے تو اگر اس دعوت کے مقابلے میں اس پر کسی کام کو انجام دینے کی شرط لگائي جائے تو اسکے حج پر حج بذلی کا عنوان صدق نہیں کرتا_

مالی استطاعت کے عمومی مسائل

مسئلہ ۳۲_جس وقت حج پر جانے کیلئے مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے اسکے آنے کے بعد مستطیع کیلئے اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے_

مسئلہ ۳۳_مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں

حاصل ہو بلکہ اس کا میقات میں حاصل ہو جانا کافی ہے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۔ مالی استطاعت اس شخص کیلئے بھی شرط ہے جو میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے وغیرہ تو اگر ان میں استطاعت کی دیگر شرائط بھی ہوں جیسے اہل و عیال کا نفقہ، ضروریات زندگی اور اسکی حیثیت کے مطابق جن چیزوں کی اسے اپنی زندگی میں احتیاج ہوتی ہے اور "رجوع الی الکفایۃ" تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے ورنہ اس کا حج مستحبی ہوگا اور اگر بعد میں استطاعت حاصل ہوجائے تو اس پر حجۃ الاسلام واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اجارے کو قبول

کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصاوم نہ ہو جو اسکی ڈیوٹی ہے ورنہ یہ اسکے ساتھ مستطیع نہیں ہوگا جیسا کہ عدم تصادم کی صورت میں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۳۶۔ جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتی حج کیلئے اجیر بنے پھر اجارے کے بعد مال اجارہ کے علاوہ کسی اور مال کے ساتھ مستطیع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجۃ الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسی سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے ۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کی نیت کرلے اگرچہ اعمال حج کی تمرین کے قصد سے تا کہ آئندہ سال اسے بہتر طریقے سے انجام دے سکے یا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مستطیع سمجھتا ہے پھر اس کیلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج

کے حجۃ الاسلام سے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احوط کی بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے_ مگر یہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کی اطاعت کا قصد کیا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استحبابی ہے تو پھر اس کا حج حجۃ الاسلام سے کافی ہے_

ب_ جسمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے حج کو انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو پس اس مریض اور بوڑھے پر حج واجب نہیں ہے جو حج پر جانہیں سکتے یا جن کیلئے جانے میں حرج اور مشقت ہے_

مسئلہ ۳۸_ جسمانی استطاعت کا باقی رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درمیان میں احرام سے پہلے بیمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال میں ہو اور بیماری اس سے سفر کو جاری رکھنے کی قدرت کو سلب کرلے تو اس سے منکشف ہو گا کہ اس میں جسمانی استطاعت نہیں تھی اور

ایسے شخص پرحج کیلئے کسی کو نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر یہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بیماری کی وجہ سے سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھی اسے بغیر مشقت کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی اور کو نائب بنائے اور اگر اسے امید ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا_ اور اگر احرام کے بعد بیمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہیں_

ج_ سربی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور با امن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلئے میقات یا اعمال حج کی تکمیل تک پہنچنا ممکن نہ ہو اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ کھلا لیکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے میں اسے اپنی جان ، بدن ، عزت یا مال کا خطرہ ہو_

مسئلہ ۳۹_جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پر جانے کیلئے تیار ہوجائے جیسا کہ حج کیلئے اپنا نام لکھوادے لیکن چونکہ اسکے نام قرعہ نہیں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جا سکا تو یہ شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دینے پر موقوف ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس کام کو انجام دے_

د_زمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کو درک کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہیں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درک نہ کر سکتا ہو یا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درک کر سکتا ہو_

دوسری فصل: نیابتی حج

نائب و منوب عنہ کی شرائط کو بیان کرنے سے پہلے حج کی وصیت اور اس کیلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۴۰۔ جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے حج پر جانے سے عاجز ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر وحرج ہو اور بغیر حرج کے قادر ہونے سے مایوس ہو حتی کہ آئندہ سالوں میں بھی تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہوا تو اس پر نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۱۔ نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو

انجام دینے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ حج بجا لانا واجب نہیں ہے اگرچہ نائب کے انجام دینے کے بعد اس کا عذر ختم بھی ہو جائے۔ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران ہیؐاس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسی حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کیلئے یہ کافی نہیں ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بناپر یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہو تو اگر اس کا اتنا ترکہ ہو جو حج کیلئے کافی ہو اگرچہ میقات سے، تو اس کی طرف سے اصل ترکہ سے حج کیلئے نائب بنانا واجب ہے مگر یہ کہ اس نے

ترکہ کے تیسرے حصے سے مخارج حج نکالنے کی وصیت کی ہو تو یہ اسی تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے اور یہ مستحب وصیت پر مقدم ہوں گے اور اگر یہ تیسرا حصہ کافی نہ ہو تو باقی کو اصل ترکہ سے لیا جائیگا۔

مسئلہ ۴۴۔ جن موارد میں نائب بنانا مشروع ہے ان میں یہ کام فوراً واجب ہے چاہے یہ نیابت زندہ کی طرف سے ہو یا مردہ کی طرف سے۔

مسئلہ ۴۵۔ زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہیں ہے بلکہ میقات سے نائب بنا دینا کافی ہے اگر میقات سے نائب بنانا ممکن ہو ورنہ اپنے وطن یا کسی دوسرے شہر سے اپنے حج کیلئے نائب بنائے اسی طرح وہ میت کہ جسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہے تو اسکی طرف سے میقات سے حج کافی ہے اور اگر نائب بنانا ممکن نہ ہو مگر میت کے وطن سے یا کسی دوسرے شہر سے تو یہ واجب ہے اور حج کے مخارج اصل ترکہ سے نکالے جائیں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج کرانے کی وصیت کی ہو تو وصیت کو نافذ کرنا واجب ہے اور میقات کی اجرت سے زائد کو ترکہ کے تیسرے حصے

سے نکالا جائیگا۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر وصیت کرے کہ اسکی طرف سے استحباباً حج انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے۔

مسئلہ ۴۷۔ جب ورثاء یا وصی کو میت پر حج کے مستقر ہونے کا علم ہو جائے اور اسکے ادا کرنے میں شک ہو تو میت کی طرف سے نائب بنانا واجب ہے لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اور اس نے اسکی وصیت بھی نہ کی ہو تو ان پر کوئی شے واجب نہیں ہے۔

نائب کی شرائط :

۱۔ بلوغ، احوط کی بنا پر، پس نابالغ کا حج اپنے غیر کی طرف سے حجۃ الاسلام کے طور پر کافی نہیں ہے بلکہ کسی بھی واجب حج کے طور پر۔

۲۔ عقل، پس مجنون کا حج کافی نہیں ہے چاہے وہ دائمی ہو یا اسے جنون کے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون کے دورے کی حالت میں حج انجام

دے_

۳_ ایمان، احوط کی بناپر، پس مؤمن کی طرف سے غیر مؤمن کا حج کافی نہیں ہے_

۴_ اس کا حج کے اعمال اور احکام سے اس طرح واقف ہونا کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگرچہ اس طرح کہ ہر عمل کے وقت معلم کی راہنمائی کے ساتھ اسے انجام دے_

۵_ اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیابتی حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے_

۶_ حج کے بعض اعمال کے ترک کرنے میں معذور نہ ہو_ اس شرط اور اس پر مترتب ہونے والے احکام کی وضاحت اعمال حج میں آجائیگی_

مسئلہ ۴۸_ نائب بنانے کے کافی ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کی طرف سے حج کے بجا لانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے

بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس میں اصالۃ الصحۃ کافی ہے (یعنی اس کا عمل صحیح ہے)۔

منوب عنہ کی شرائط :

منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول : اسلام ، پس کافر کی طرف سے حج کافی نہیں ہے ۔

دوم : یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھی بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر نیابت واجب حج میں ہو ۔ لیکن مستحب حج میں غیر کی طرف سے نائب بننا مطلقا صحیح ہے ۔

چند مسائل:

مسئلہ ۴۹_ نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کی طرف سے نائب بن سکتی ہے اور مرد عورت کی طرف سے نائب بن سکتا ہے_

مسئلہ ۵۰_ صرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) صرورہ اور غیر صرورہ کی طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت_

مسئلۂ ۵۱_ منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل_

مسئلۂ ۵۲_ نیابتی حج کی صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگرچہ اجمالی طور پر لیکن نام کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے_

مسئلہ ۵۳_ اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کا فریضہ حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کرنا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافی ہے اور اجرت کا بھی

مستحق ہو گا_

مسئلہ ۵۴_ اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوری اجرت کا مستحق ہو گا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بری کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہی ہوتا ہے_

مسئلہ ۵۵_ اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے_

مسئلہ ۵۶_ نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافی نہ ہونے کا حکم لگایا جائے_ نائب بنانے والے کو اجرت واپس کردے البتہ اگر اجارہ اسی سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کی طرف سے حج بجالائے_

مسئلہ ۵۷_ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعی میں خود چلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا رمی جمرات پر قادر نہ ہو ، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو ، پس اگر عذر اس نقص تک نہ پہنچائے جیسے صرف بعض تروک احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے _

مسئلہ ۵۸_ اگر نیابتی حج کے دوران میں عذر کا طاری ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں_

مسئلہ ۵۹_ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ

اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کاروانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہی مشعر سے منی کی طرف نکل جاتے ہیں پس اگر ایسے لوگوں کو نیابتی حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیاری وقوف کو درک کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے ۔

مسئلہ ٦٠۔معذور نائب کے حج کے کافی نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کو انجام دے رہا ہو اور کافی نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسی طرح ہے اگر ان میں سے کوئی ایک اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے ۔

مسئلہ ٦١۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یا اجتہاد کے لحاظ سے اپنے

فریضے پر عمل کرے_

مسئلہ ٦٢_ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافی ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بناپر کافی نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو یا اسکی نیابت حجۃ الاسلام میں ہو یا کسی اور حج میں_

مسئلہ ٦٣_ جس شخص نے اپنی طرف سے حجۃ الاسلام انجام نہیں دیا اسکے لئے احوط استحبابی یہ ہے کہ نیابتی حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد جب تک مکہ میں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر یہ کر سکتا ہو_

مسئلہ ٦٤_ نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کیلئے اپنی طرف سے اور غیر کی طرف سے طواف کرنا جائز ہے اسی طرح اس کیلئے عمرہ مفردہ بجا لانا بھی جائز ہے_

مسئلہ ٦٥_ جیسا کہ حج کیلئے نائب میں احوط کی بنا پر ایمان شرط ہے اسی

طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھی شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف ، رمی ، قربانی۔

مسئلہ ٦٦۔ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج میں منوب عنہ کی طرف سے نیابت کا قصد کرے اور اس پر واجب ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے طواف النساء کو انجام دے۔

باب دوم:

حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

حج و عمرہ کی اقسام

گزر چکا ہے کہ حج کی تین اقسام ہیں حج تمتع اور یہ اس شخص کا فریضہ ہے کہ جسکے اہل مکہ سے اڑتالیس میل تقریبا نوے کیلومیٹر دور ہوں اورحج قران و افراد، اور یہ دونوں اس شخص کا فریضہ ہیں جسکے اہل مکہ میں ہوں یا مذکورہ مسافت سے کم فاصلے پر ہوں۔ حج تمتع، قران و افراد سے اس بات میں مختلف ہے کہ یہ ایک عبادت ہے جو عمرہ اورحج سے مرکب ہے اور اس میں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اورحج کے درمیان کچھ مدت کا فاصلہ ہوتا ہے کہ جس میںانسان عمرہ کے احرام سے باہر آجاتا ہے اور جو کچھ مُحرم کیلئے حرام ہوتا ہے حج کا احرام باندھنے سے پہلے اس کیلئے حلال ہو جاتا

ہے اس لئے اسے حج تمتع کا نام دینا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع کی ایک جز ہے اور اس کا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں کو ایک سال میں انجام دینا ضروری ہے۔ جبکہ حج افراد اور قران میں سے ہر ایک ایک عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ایک، دوسری مستقل عبادت ہے کہ جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہے اسی لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ایک سال میں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قران دوسرے سال میں اور عمرہ، مفردہ ہو یا تمتع اس کے مشترکہ احکام ہیں کہ جنہیں ہم حج و عمرہ تمتع اور حج قران و افراد، انکے عمرہ اور ان کے درمیان فروق کو بیان کرنے سے پہلے ذکر کرتے ہیں۔

چند مسائل:

مسئلہ ٦٧۔ عمرہ، حج کی طرح کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب۔

مسئلہ ۶۸_ عمرہ بھی حج کی طرح اصل شریعت میں اور عمر بھر میں ایک دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے کہ جس میں حج والی استطاعت ہو اور یہ بھی حج کی طرح فوراً واجب ہوتا ہے_ اور اس کے وجوب میں حج کی استطاعت شرط نہیں ہے بلکہ صرف عمرے کی استطاعت کافی ہے اگرچہ حج کیلئے استطاعت نہ بھی ہو جیسا کہ اس کا عکس بھی اسی طرح ہے پس جو شخص صرف حج کیلئے استطاعت رکھتا ہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جس کے اہل مکہ ہیں یا مکہ سے اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر ہوں اور رہے وہ لوگ جو مکہ سے دور ہیں کہ جن کا فریضہ حج تمتع ہے تو ان میں حج کی استطاعت سے ہٹ کر صرف عمرہ کی استطاعت متصور نہیں ہے اور اسی طرح اس کا عکس کیونکہ حج تمتع ان دونوں سے مرکب ہے اور ان دونوں کا ایک ہی سال میں اکٹھا واقع ہونا ضروری ہے_

مسئلہ ۶۹_ مکلف کیلئے مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے پس جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ کا

احرام باندھنا واجب ہے اور اس حکم سے دو مورد مستثنی ہیں۔

الف: جس کا کام ایسا ہو کہ اس کا مکہ میں آنا جانا زیادہ ہے۔

ب: جو شخص حج تمتع یا عمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد مکہ سے خارج ہوجائے تو اس کیلئے سابقہ عمرہ کے اعمال بجالانے سے ایک ماہ تک بغیر احرام کے مکہ میں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ حج کی طرح عمرہ کو بھی مکرر کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درمیان کوئی معین فاصلہ کرنا شرط نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ کرے اور اگر دو شخصوں کی طرف سے ہوں یا ایک اپنی طرف سے اور دوسرا کسی اور کی طرف سے ہو تو مذکورہ فاصلہ معتبر نہیں ہے بنابراین اگر دوسرا عمرہ نیابت کے ساتھ ہو تو نائب کیلئے اس پر اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے واجب عمرہ مفردہ سے کافی ہے اگر اس پر واجب ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت

حج تمتع دو کاموں سے مرکب ہے ایک عمرہ اور یہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور دوسرا حج اور ہر ایک کے مخصوص اعمال ہیں۔

عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کسی میقات سے احرام باندھنا

۲۔ طواف کعبہ

۳۔ نماز طواف

۴۔ صفا و مرہ کے درمیان سعي

۵۔ تقصیر

حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا

۲۔ نو ذی الحج کے ظہر سے غروب تک عرفات میں وقوف کرنا

۳۔ دس ذی الحج کی رات سورج کے طلوع ہونے تک مشعر الحرام

میں وقوف کرنا

۴_ عید والے دن (دس ذی الحج) جمرۃ عقبہ کو کنکریاں مارنا

۵_ قربانی

۶_ حلق یا تقصیر

۷_ گیارہویں کی رات منی میں گزارنا

۸_ گیارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۹_ بارہ ذی الحج کی رات منی میں گزارنا

۱۰_ بارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

۱۱_ طواف حج

۱۲_ نماز طواف

۱۳_ سعی

۱۴_ طواف النساء

۱۵_ نماز طواف

حج افراد اور عمرہ مفردہ

صورت کے لحاظ سے حج افراد حج تمتع سے مختلف نہیں ہے مگر یہ کہ قربانی حج تمتع میں واجب ہے اور حج افراد میں مستحب ہے ۔ عمرہ مفردہ تو یہ عمرہ تمتع کی طرح ہے مگر بعض امور میں کہ جنہیں ہم مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ ۷۱۔ عمرہ تمتع میں تقصیر بھی ضروری ہے جبکہ عمرہ مفردہ میں تقصیر اور حلق کے درمیان اختیار ہے البتہ یہ مردوں کیلئے ہے، لیکن عورتوں کیلئے ہر صورت میں تقصیر ہی ضروری ہے۔

مسئلہ ۷۲۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء اور اسکی نماز واجب نہیں ہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ طواف النساء اور اسکی نماز کو رجاء کی نیت سے انجام دے لیکن یہ دونوں عمرہ مفردہ میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۷۳۔ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں واقع ہو سکتا ہے اور وہ "شوال، ذیقعد اور ذی الحج" ہیں جبکہ عمرہ مفردہ تمام مہینوں میں ہو سکتا

ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ احرام ان مواقیت میں سے ایک سے باندھا جائے کہ جن کا ذکر آنے والا ہے لیکن عمرہ مفردہ کا میقات ادنی الحل ہے اس کیلئے جو مکہ کے اندر ہے اگرچہ اس کیلئے ان مواقیت میں سے ایک سے احرام باندھنا بھی جائز ہے لیکن جو شخص مکہ سے باہر ہے اور عمرہ مفردہ بجا لانا چاہتا ہے وہ انہیں مواقیت میں سے ایک سے احرام باندھے گا۔

حج قران

صورت کے لحاظ سے حج قران حج افراد کی طرح ہے مگر حج قران میں واجب ہے کہ احرام کے وقت قربانی اپنے ہمراہ رکھے پس اس لئے اس پر اپنی قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے۔ جیسے کہ حج قران میں احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی جبکہ حج افراد میں احرام

فقط تلبیہ کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

حج تمتع کے عمومی احکام:

حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں:

پہلی شرط: نیت اور وہ یہ ہے کہ عمرہ کے احرام کے شروع سے ہی حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحیح نہیں ہے۔

دوسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں میںہوں

تیسری شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایک سال میں ہوں

چوتھی شرط: یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایک شخص اور ایک شخص کی طرف سے انجام دے پس اگر ایک میت کی طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو اجیر بنایا جائے ایک کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۵۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیاری صورت میںؔ افراد یا قران کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۶۔ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کر کے حج کو درک نہیں کر سکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے۔

مسئلہ ۷۷۔ جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتی ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاک ہو جائیگی کہ جس میں غسل، طواف، نماز طواف، سعی اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درک کرنے کی وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاک ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درک کرنے کی وسعت رکھتا ہو تو ٹھیک ورنہ

اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اوریہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاک ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاک نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درک کرسکے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے اوریہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے یا یہ کہ منی سے پلٹنے تک طواف اور نماز طواف کو بجا نہ لائے اور سعی و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھرحج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درک کرے اور منی کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے طواف حج ، اسکی نماز اور سعی کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد_ اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے اوراس پر کوئي اور شے واجب نہیں ہے ۔

پہلا حصہ :

اعمال عمرہ کے بارے میں

پہلی فصل: مواقیت

اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں :

اول : مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذو الحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں۔

مسئلہ ۷۸۔ احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کی خاطر مثلا اگر بیماری ، کمزوری و غیرہ جیسا کوئی عذر ہو۔

مسئلہ ۷۹۔ مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے ہاں ان

تمام جگہوں سے کافی ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتی کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے ۔

مسئلہ ۸۰۔ عذر رکھنے والی عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کی حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگرچہ بھیڑ و غیرہ کی وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تک مؤخر نہ کر سکتی ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جحفہ یا اسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے ۔ البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسی بھی معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھی جائز ہے ۔

مسئلہ ۸۱۔ اگر شوہر بیوی کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوی کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کا صحیح ہونا شوہر کی اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکی نذر منعقد نہیں ہوگی ۔

دوم: وادی عقیق ۔ یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے

گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں" مسلخ" اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے "غمرہ" اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے "ذات عرق" اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافی ہے۔

سوم :جحفہ : اور یہ اہل شام ، مصر، شمالی افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں۔ اور اس میں موجود مسجد و غیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافی ہے۔

چہارم :یلملم : اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافی ہے۔

پنجم :قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد و غیر مسجد سے احرام باندھنا کافی ہے۔

مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام

جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسی سے نہ گزرے اور ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسی کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پا جائے۔

مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔

حج تمتع و قران و افراد کے مواقیت مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مکہ معظمہ اور یہ حج تمتع کا میقات ہے۔

دوم: مکلف کی رہائشگاہ۔ اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکی رہائشگاہ میقات اور مکہ کے درمیان ہے بلکہ یہ اہل مکہ کا بھی میقات ہے اور ان پر واجب نہیں ہے کہ مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک پر آئیں۔

چند مسائل :

مسئلہ ۸۲_ اگر ان مواقیت اور انکی بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعیہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہیں یعنی دو عادل گواہ اسکی گواہی دے دیں یا اس شیاع کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتے ہیں جو موجب اطمینان ہو اور جستجو کرکے علم حاصل کرنا واجب نہیں ہے اور اگر نہ علم ہو نہ گواہ اور نہ شیاع تو ان مقامات کو جاننے والے شخص کی بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافی ہے_

مسئلہ ۸۳_ میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسی معین جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کرلے جیسے کہ مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے_

مسئلہ ۸۴_ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لا علمی کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کیلئے میقات کی طرف پلٹے_

مسئلہ ۸۵_ اگر غفلت ، نسیان یا مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے آگے گزر جائے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات تک پلٹ بھی نہ سکتا ہو لیکن ابھی تک حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کی سمت کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تو اگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر یہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے_

مسئلہ ۸۶_ اپنے اختیار کے ساتھ احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ_

مسئلہ ۸۷_ جس شخص کو مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایک سے احرام باندھنے سے منع کردیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے_

مسئلہ ۸۸_ جدہ مواقیت میں سے نہیں ہے اور نہ یہ مواقیت کے

بالمقابل ہے لذا اختیاری صورت میں جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات کی طرف جانا ضروری ہے مگر یہ کہ اس پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر جدہ سے نذر کرکے احرام باندھے_

مسئلہ ۸۹_ اگر میقات سے آگے گزر جانے کے بعد مُحرم متوجہ ہو کہ اس نے صحیح احرام نہیں باندھا پس اگر میقات تک پلٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سکتا ہو مگر مکہ مکرمہ کے راستے سے تو " ادنی الحل" سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو اور اعمال بجا لانے کے بعد عمرہ تمتع کے احرام کیلئے ، کسی میقات پر جائے_

مسئلہ ۹۰_ ظاہر یہ ہے کہ اگر حج کے فوت نہ ہونے کا اطمینان ہو تو عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد اور حج بجا لانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے نکلنا جائز ہے اگرچہ احوط استحبابی یہ ہے کہ ضرورت و حاجت کے بغیر نہ نکلے جیسے کہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ نکلنے سے پہلے مکہ میں حج کا احرام باندھ لے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے حرج ہو تو پھر اپنی

احتیاج کیلئے بغیر احرام کے باہر جا سکتا ہے اور جو شخص اس احتیاط پر عمل کرنا چاہے اور ایک یا چند مرتبہ مکہ سے نکلنے پر مجبور ہو جیسے کاروانوں کے خدام وغیرہ تو وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ لیں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک مؤخر کردیں کہ جس میں اعمال حج سے پہلے عمرہ تمتع کو انجام دینا ممکن ہو پھر میقات سے عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھیں پس جب عمرہ سے فارغ ہو جائیں تو مکہ سے حج کیلئے احرام باندھیں۔

مسئلہ ۹۱۔ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان مکہ سے خارج ہونے کا معیار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ایسی جگہ جانا کہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتی ہے اگرچہ ماضی میں وہ مکہ سے باہر تھی مکہ سے خارج ہونا شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۹۲۔ اگر عمرہ تمتع کو انجام دینے کے بعد مکہ سے بغیر احرام کے باہر چلا جائے تو اگر اسی مہینے میں واپس پلٹ آئے کہ جس میں اس نے عمرہ کو انجام دیا ہے تو بغیر احرام کے واپس پلٹے لیکن اگر عمرہ کرنے والے مہینے کے

غیر میں پلٹے جیسے کہ ذیقعد میں عمرہ بجالاکر باہر چلا جائے پھر ذی الحج میں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے کیلئے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے ساتھ متصل عمرہ تمتع، دوسرا عمرہ ہوگا _

مسئلہ ۹۳_ احوط وجوبی یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج کے درمیان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے لیکن اگر بجا لائے تو اس سے اسکے سابقہ عمرہ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اور اس کے حج میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے _

دوسری فصل: احرام

مسئلہ ۹۴۔ احرام کے مسائل کی چار اقسام ہیں:

۱۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں یا احرام کیلئے واجب ہیں۔

۲۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مستحب ہیں۔

۳۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں حرام ہیں۔

۴۔ وہ اعمال جو احرام کی حالت میں مکروہ ہیں۔

۱۔ احرام کے واجبات

اول: نیت

اور اس میں چند امور معتبر ہیں:

الف: قصد، یعنی حج یا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے۔

مسئلہ ۹۵۔ قصد میں اعمال کی تفصیلی صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہیں ہے بلکہ اجمالی صورت کافی ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اجمالی طور پر واجب اعمال کو انجام دینے کا قصد کرے پھر ان میں سے ایک ایک کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

مسئلہ ۹۶۔ احرام کی صحت میں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھی اسکی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دینے کا قصد کرنا کہ جن سے حج یا عمرہ باطل ہو جاتا ہے جیسے جماع۔ بعض موارد میں۔ تو وہ اعمال کے انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا بلکہ یہ احرام کے قصد کے منافی ہے۔

ب : قربت اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص ، کیونکہ عمرہ ، حج اور ان کا ہر ہر عمل عبادت ہے پس ہر ایک کو صحیح طور پر انجام دینے کیلئے "قربۃً الی اللہ "کا قصد کرنا ضروری ہے ۔

ج ۔ اس بات کی تعیین کہ احرام عمرہ کیلئے ہے یا حج کیلئے اور پھر یہ کہ حج ، حج تمتع ہے یا قران یا افراد اور یہ کہ اس کا اپنا ہے یا کسی اور کی طرف سے اور یہ کہ یہ حجۃ الاسلام ہے یا نذر کا حج یا مستحبی حج ۔

مسئلہ ۹۷ ۔ اگر مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے عمرہ کے بدلے میں حج کی نیت کرلے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے "حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہوں "قربۃً الی اللہ " لیکن اسی عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحیح ہے ۔

مسئلہ ۹۸ ۔ نیت میں زبان سے بولنا یا دل میں گزارنا شرط نہیں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نیت ہو جاتی ہے ۔

مسئلہ ۹۹_ نیت کا احرام کے ہمراہ ہونا شرط ہے پس سابقہ نیت کافی نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تک مستمر رہے _

دوم : تلبیہ

مسئلہ ۱۰۰_ احرام کی حالت میں تلبیہ ایسے ہی ہے جیسے نماز میں تکبیرۃ الاحرام پس جب حاجی تلبیہ کہہ دے تو مُحرم ہو جائیگا اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع ہو جائیں گے اور یہ تلبیہ در حقیقت خدائے رحیم کی طرف سے مکلفین کو حج کی دعوت ، کا قبول کرنا ہے اسی لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کی صورت علی الاصح یوں ہے _"لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَا شَریکَ لَکَ لَبَّیکَ"

اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ مذکورہ چار تلبیوں کے بعد یوں کہے :"انَّ الحَمْدَ وَ النّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ لَا شَریکَ لَکَ لَبَّیکَ"

اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھی کہے:

"لَبَّيْكَ اللّهُمَّ لَبَّيْكَ انَّ الْحَمْدَ وَ النّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لا شَريكَ لَكَ لَبَّيكَ

اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھی اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں:

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعارِج لَبَّيك لَبَّيْكَ داعياً الى دار السَّلام لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُنُوب لَبَّيْكَ لَبَّيك لَبَّيْكَ اَ هْلَ التَّلْبِيَة لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلال وَالإِكْرام لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ تُبْديءُ ، وَالْمَعادُ إلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنى وَ يُفْتَقَرُ إلَيْكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَ مَرْغُوباً إلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ إلهَ الْحَقّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْل: الْحَسَن الْجَميل لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ كَشّافَ الْكُرَب الْعظام لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ يا كَريمُ لَبَّيْكَ

مسئلہ ۱۰۱_ ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکرار کرنا مستحب ہے_

مسئلہ ۱۰۲_ تلبیہ کی واجب مقدار کو عربی قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طور پر قادر ہوتے ہوئے اگرچہ سیکھ کر یا کسی دوسرے کے دہروانے سے _ غلط کافی نہیں ہے پس اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دوسرے کے دہروانے کے ساتھ بھی صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھی بنائے_

مسئلہ ۱۰۳_ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردے جو کہ گزرچکا ہے_

مسئلہ ۱۰۴_ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھی نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے_

مسئلہ ۱۰۵_ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی _ اگرچہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں_ تلبیہ کو ترک کردینا واجب ہے علی الاحوط

اور اسی طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روک دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۶۔حج تمتع ، عمرہ تمتع ،حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قران کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی اور اشعار صرف قربانی کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھی شامل ہے اور قربانی کے دیگر جانوروں کو بھی۔

مسئلہ ۱۰۷۔ اشعار ہے اونٹ کی کہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے ساتھ لتھیڑنا تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے اور تقلید یہ ہے کہ قربانی کی گردن میں دھاگہ یا جوتا لٹکا دیا جائے تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے۔

سوم: دو کپڑوں کا پہننا

اور یہ تہبند اور چادر ہیں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہیں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال

لے گا_

مسئلہ ۱۰۸_ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے_

مسئلہ ۱۰۹_ تہبند میں شرط نہیں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت میں ہونا کافی ہے_

مسئلہ ۱۱۰_ تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسکے بکسوا (پن) اور سنگ و غیرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئي مانع نہیں ہے اسی طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے_ (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسی طرح اسے سوئي اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے_

مسئلہ ۱۱۱_ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربۃً الی اللہ کے قصد سے پہنے_

مسئلہ ۱۱۲_ ان دو کپڑوں میں وہ سب شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے

لباس میں معتبر ہیں پس خالص ریشم، حرام گوشت جانور سے بنا یا گیا ، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافی نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے ـ

مسئلہ ۱۱۳ـ تہبند میں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے لیکن چادر میں یہ شرط نہیں ہے جبتک چادر کے نام سے خارج نہ ہو ـ

مسئلہ ۱۱۴ـ دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کیلئے اپنے کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ ، البتہ نمازی کے لباس کے گذشتہ شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ ـ

مسئلہ ۱۱۵ـ شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو ـ

مسئلہ ۱۱۶ـ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں ـ اور نہ بُنے ہوئے میں یہ شرط ہے کہ وہ کاٹن یا اُون و غیرہ کا ہو بلکہ چمڑے ، نائلون یا پلاسٹک کے لباس میں بھی احرام باندھنا کافی ہے البتہ اگر ان پر

کپڑا ہونا صادق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسی طرح نمدے و غیرہ میں احرام باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے ـ

مسئلہ ۱۱۷ـ اگر احرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کر سلا ہوا لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے پس احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے ـ

مسئلہ ۱۱۸ـ اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے سلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو قمیص و غیرہ جیسے رائج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے لیکن اس کا پہننا جائز نہیں ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپری اور نچلے حصے کو الٹا کرکے اپنے اوپر اوڑھ لے ـ

مسئلہ ۱۱۹ـ محرم کیلئے حمام میں جانے ، تبدیل کرنے یا دھونے و غیرہ کیلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے ـ

مسئلہ ۱۲۰ـ محرم کیلئے سردی و غیرہ سے بچنے کیلئے دو سے زیادہ کپڑوں کا

اوڑھنا جائز ہے پس دو یا زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر یا کمر کے ارد گرد اوڑھ لے۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اگر احرام کا لباس نجس ہوجائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ احرام کی حالت میں حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہا جاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے ترک نہ کرے۔

۲۔ احرام کے مستحبات

مسئلہ ۱۲۳۔ مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاک ہونا، اضافی بالوں کا صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ نیز مستحب ہے مسواک کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا، میقات میں یا میقات تک پہنچنے سے پہلے۔ مثلاً مدینہ

میں_ اور ایک قول کے مطابق احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کیا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسی اور فریضہ نماز یا دو رکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئي ہے اور اسکی زیادہ فضیلت ہے اور ذیقعد کی پہلی تاریخ سے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بڑھانا بھی مستحب ہے_

۳_ احرام کے مکروہات

مسئلہ ۱۲۴_ سیاہ، میلے کچیلے اور دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفید ہو اور زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اسی طرح احرام سے پہلے مہندی لگانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کی حالت میں بھی باقی رہے_ اگر اسے کوئي پکارے تو "لبیک" کے ساتھ جواب دینا مکروہ ہے اور حمام میں داخل ہونا اور بدن کو تھیلی و غیرہ کے ساتھ دھونا بھی مکروہ ہے_

۴_ احرام کے محرمات

مسئلہ ۱۲۵_ احرام کے شروع سے لے کر جبتک احرام میں ہے محرم کیلئے چند چیزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے_ ان چیزوں کو " محرمات احرام " کہا جاتا ہے_

مسئلہ ۱۲۶_ محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں_ ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں_ پہلے ہم انہیں اجمالی طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے_

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

۱_ سلے ہوئے لباس کا پہننا

۲_ ایسی چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپا لے

۳_ مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

۴_ سر پر سایہ کرنا

۵_ خوشبو کا استعمال کرنا

٦_ آئینے میں دیکھنا

۷_ مہندی کا استعمال کرنا

۸_ بدن کو تیل لگانا

۹_ بدن کے بالوں کو زائل کرنا

۱۰_ سرمہ ڈالنا

۱۱_ ناخن کاٹنا

۱۲_ انگوٹھی پہننا

۱۳_ بدن سے خون نکالنا

۱۴_ فسوق (یعنی جھوٹ بولنا، گالی دینا، فخر کرنا)

۱۵_جدال جیسے "لا واللہ _ بلی واللہ" کہنا

۱٦_ حشرات بدن کو مارنا

۱۷_ حرم کے درختوں اور پودوں کو اکھیڑنا

۱۸_ اسلحہ اٹھانا

۱۹_ خشکی کا شکار کرنا

۲۰_ جماع کرنا اور شہوت کو بھڑکانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا

۲۱_ نکاح کرنا

۲۲_ استمنا کرنا

مسئلہ ۱۲۷_ ان میں سے بعض محرمات ویسے بھی حرام ہیں اگرچہ محرم نہ ہو لیکن احرام کی حالت میں ان کا گناہ زیادہ ہے_

محرمات احرام کے احکام:

۱_ سلے ہوئے لباس کا پہننا

مسئلہ ۱۲۸_ احرام کی حالت میں مرد پر سلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس میں گردن ، ہاتھ یا پاؤں داخل

ہو جائیں جیسے قمیص، شلوار، کوٹ، جیکٹ، نیچے کا لباس، عبا اور قبا و غیرہ اور اسی طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے۔

مسئلہ ۱۲۹۔ سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے میں فرق نہیں ہے کہ وہ لباس سلا ہوا ہو یا بُنا ہوا یا انکی مثل۔

مسئلہ ۱۳۰۔ کمر بند، وہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کے پٹے و غیرہ کے پہننے میںکوئی اشکال نہیں ہے کہ جنہیں لباس شمار نہیں کیاجاتا اگرچہ یہ سلے ہوئے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۱: سلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے سے کوئی مانع نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جیسے کہ انکا بستر بنانے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۔ لحاف اور استر و غیرہ کو شانے پر رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ اس کے اطراف سلے ہوئے ہوں جیسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سلے ہوئے ہونے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۳_ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک بکرے کا کفارہ دینا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعدد کپڑے پہنے جیسے پینٹ اور کوٹ پہنے یا قمیص اور اندرونی لباس پہنے تو اس پر ہر ایک کیلئے الگ کفارہ ہو گا _

مسئلہ ۱۳۴_ اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہو جائے کہ جنہیں پہننا حرام ہے تو گناہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ ایک بکرا کفارے میں دے _

مسئلہ ۱۳۵_ عورتوں کیلئے ہر قسم کا سلا ہوا لباس پہننا جائز ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے ہاں ان کیلئے دستانے پہننا جائز نہیں ہے_

۲_ اس چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپا لے_

مسئلہ ۱۳۶_ مرد پر احرام کی حالت میں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط وجوبی ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں

کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جوتا اور موزہ وغیرہ_

مسئلہ ۱۳۷_ اس چوڑی پٹی والے جوتے کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا_

مسئلہ ۱۳۸_ بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤں پر لحاف وغیرہ کے رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھی اشکال نہیں ہے_

مسئلہ ۱۳۹_ اگر محرم ایسے جوتے وغیرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کیلئے یہ جائز ہے لیکن اس حالت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چیردے_

مسئلہ ۱۴۰_ اگرگذشتہ مسئلہ میں مذکور موزہ اور جوراب وغیرہ پہنے تو کفارہ نہیں ہے اگرچہ جوراب کے سلسلے میں احوط استحبابی ایک بکرے کا کفارہ دینا ہے_

مسئلہ ۱۴۱_ مذکورہ حکم (موزے اور جوراب وغیرہ کے پہننے کی حرمت)

مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھی احوط استحبابی اسکی رعایت کرنا ہے ۔

۳۔ مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا

مسئلہ ۱۴۲۔ مرد کیلئے ٹوپی ، عمامے ، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۳۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئي ایسی چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی ،صابون کی جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا وغیرہ۔

مسئلہ ۱۴۴۔ کان ،سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلئے احرام کی حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۴۵۔ سر کے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ایک چھوٹی سی ٹوپی اپنے سر کے

درمیان میں رکھے ورنہ کوئی اشکال نہیں ہے جیسے قرآن و غیرہ کو اپنے سر کے اوپر رکھے یا اپنے سر کے بعض حصے کو بالتدریج تو لیے کے ساتھ خشک کرے اگرچہ احوط اس سے بھی اجتناب کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶۔ مُحرم کیلئے اپنے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۷۔ احوط وجوبی کی بنا پر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۔ اگر غفلت، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے سر کو ڈھانپے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ عورتوں کیلئے احرام کی حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتی ہیں۔ اس بنا پر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صدق کرے جیسے چہرے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناک، منہ اور ٹھوڑی

سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کی طرح ہے پس یہ بھی جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۵۰۔ احرام کی حالت میں عورتوں کیلئے ماسک کا استعمال جائز ہے ۔

مسئلہ ۱۵۱۔ چہرے کے اوپر، نیچے یا دونوں اطراف کو اتنی مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کو ڈھانپنے کیلئے کرتی ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں ۔

مسئلہ ۱۵۲۔ چہرے کو پنکھے و غیرہ (جیسے رسالہ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ ۱۵۳۔ محرم عورت کیلیے اپنی چادر کو اپنے چہرے پر اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناک کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تک اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکی پیشانی کو ڈھانپ لے لیکن احوط اس سے

اجتناب کرنا ہے اگر اجنبی کے دیکھنے کی جگہ میں نہ ہو_

مسئلہ ۱۵۴_ سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ پردے کو اس طرح نہ چھوڑدے کہ وہ اسکے چہرے کو چھو رہا ہو_

مسئلہ ۱۵۵_چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہوتا اگرچہ یہ احوط ہے_

۴_ مردوں کیلئے سایہ کرنا_

مسئلہ ۱۵۶_ مرد کیلئے احرام کی حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے (جیسے میقات اور مکہ کے درمیان چلنا اور مکہ و عرفات کے درمیان چلنا و غیرہ) سایہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورینٹ میں داخل ہوجائے تو سایہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے پس سفر کے دوران چھت والی گاڑی میں سوار ہونا جائز نہیں ہے_

مسئلہ ۱۵۷_ احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو

بجالانے سے پہلے متحرک سائے سے اجتناب کرے جیسے چھت والی گاڑی میں سوار ہونا یا چھتری کا استعمال کرنا اور اسی طرح حج کا احرام باندھنے کے بعد عرفات اورمزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر کرے اور مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے ہوئے اور اسی طرح عرفات اور منی کے اندر چلتے ہوئے _

مسئلہ ۱۵۸_ سابقہ دو مسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنابراین رات کے وقت چھت والی گاڑی میں سوار ہونے سے کوئي مانع نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ سایہ سے استفادہ نہ کرے_

مسئلہ ۱۵۹ : بارانی اور ٹھنڈی راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والی گاڑی و غیرہ میں سوار ہوکر اپنے اوپر سایہ نہ کرے_

مسئلہ ۱۶۰_ دیوار، درخت اور ان جیسے سایہ سے استفادہ کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے حتی کہ دن کے دوران بھی اسی طرح ثابت سایہ جیسے سرنگ اور پُل کے نیچے سے عبور کرنا _

مسئلہ ۱۶۱_ محرم پر سایہ سے استفادہ کرنے کی حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے یہ ہر صورت میں جائز ہے_

مسئلہ ۱۶۲_ سایہ کرنے کا کفارہ ایک بکری ہے_

مسئلہ ۱۶۳_ اگر بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے سایہ کرنے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے_

مسئلہ ۱۶۴_ احرام میںسایہ کرنے کا کفارہ ایک مرتبہ واجب ہے اگرچہ باربار سایہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ سایہ کرے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح حج کے احرام میں_

۵_ خوشبو کا استعمال:

مسئلہ ۱۶۵_ احرام کی حالت میں ہر قسم کی خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جیسے کستوري، اگر کی لکڑي، گلاب کا پانی اور رائج خوشبوئیں_

مسئلہ ۱۶۶_ اس لباس کا پہننا جائز نہیں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کیا گیا ہے جب اس سے عطر کی خوشبو اٹھ رہی ہو_

مسئلہ ۱۶۷_ احوط کی بنا پر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح خوشبو دار شیمپو_

مسئلہ ۱۶۸_ احوط وجوبی خوشبودار چیز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگرچہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جیسے گلاب کے پھول یا خوشبودار سبزیوں اور پھلوں کو سونگھنا_

مسئلہ ۱۶۹_ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں ہے کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو_

مسئلہ ۱۷۰_ سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ انہیں سونگھے نہ_

مسئلہ ۱۷۱_ اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ کفارے میں ایک بکری دے اگرچہ وہ کھانے میں ہو جیسے زعفران

یا کھانے میں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۲۔ محرم کیلئے بدبو سے اپنے ناک کو روکنا جائز نہیں ہے ہاں بدبو والی جگہ سے نکل جانے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح اس سے عبور کرنا۔

٦۔ آئینے میں دیکھنا:

مسئلہ ۱۷۳: احرام کی حالت میں زینت کی غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن اگر کسی اور غرض سے دیکھے جیسے گاڑی کا ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت اسکے آئینے میں دیکھتا ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۴۔ صاف و شفاف پانی یا دیگران صیقل کی ہوئی چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں شے کی تصویر نظر آتی ہے آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کی غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۵۔ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکی آنکھ آئینے پر پڑ جائیگی تو آئینے کو اپنی جگہ برقرار رکھنے

میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ ۱۷۶۔ عینک پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر یہ زینت کیلئے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۷۔ احرام کی حالت میں تصویر اتارنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے۔

۷۔ انگوٹھی پہننا:

مسئلہ ۱۷۹: احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم انگوٹھی کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۰۔ اگر انگوٹھی زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے انگوٹھی پہنے یا کسی دوسری غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۸۱۔ احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے کا کفارہ نہیں ہے۔

۸_ مہندی اور رنگ کا استعمال کرنا :

مسئلہ ۱۸۲_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندی کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے_

مسئلہ ۱۸۳_ اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں، پیروں اور ناخنوں پر مہندی لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقی رہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے_

مسئلہ ۱۸۴_ مہندی اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے_

۹_ بدن پر تیل لگانا :

مسئلہ ۱۸۵_ محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتی کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ_

مسئلہ ١٨٦_ اگر خوشبودار تیل کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی رہے تو احرام سے پہلے بھی ایسا تیل لگانا حرام ہے _

مسئلہ ١٨٧_ تیل (گھي) کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو_

مسئلہ ١٨٨_ اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کی غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے _

مسئلہ ١٨٩_ خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احوط کی بناپر ایک بکری ہے اور اگر خوشبو والا نہ ہو تو ایک فقیر کو کھانا کھلانا اگرچہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے _

١٠_ بدن کے بالوں کو زائل کرنا:

مسئلہ ١٩٠_ محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور

اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے حتی کہ ایک بال بھی۔ اسی طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نوچ کر نیز کوئی فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسی اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے۔

مسئلہ ۱۹۱۔ وضو، غسل یا تیمم کی حالت میں بالوں کے گرنے کی وجہ سے اس پر کوئی شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۲۔ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب اسکی اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۔ اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر مونڈے تو اس پر ایک بکری کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۳۔ اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے

جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکری ہے _

مسئلہ ۱۹۵_ اگر محرم قینچی یا مشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو احوط وجوبی ایک بکری کا کفارہ دینا ہے _

مسئلہ ۱۹۶_ اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال گرجائیں تو احوط استحبابی یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم، آٹا اور ان جیسی کسی چیز کا فقیر کو صدقہ دے _

۱۱_ سرمہ ڈالنا:

مسئلہ ۱۹۷: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے اسی طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA) لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے کرتی ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے_

۱۲_ ناخن تراشنا:

مسئلہ ۱۹۸_ محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور

پاؤں کے ناخنوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچی کے ساتھ ہو یا چھری کے ساتھ یا کسی اور ذریعے سے _

مسئلہ ۱۹۹_ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہو جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف کا باعث ہو_

مسئلہ ۲۰۰_ کسی دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں ہے_

مسئلہ ۲۰۱_ احرام کی حالت میں ناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے_

_ اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا _

_ اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ دینا ہوگی_

_ اگر ایک ہی نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ میں دینا ہوگی اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور

پاؤں کے دوسری نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہونگی۔

۱۳_بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۰۲_ احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے ۔

مسئلہ ۲۰۳_ احرام کی حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئي مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکی وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہوتو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں۔

مسئلہ ۲۰۴_ احوط وجوبی یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کی صورت میں۔

مسئلہ ۲۰۵_ بدن سے خون نکالنے کی صورت میںکفارہ نہیں ہے اگرچہ

ایک بکری کفارے میں دینا مستحب ہے۔

۱۴۔ فسوق:

مسئلہ ۲۰۶۔ فسوق کا معنی ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنا اس بنا پر پس احرام کی حالت میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت غیر احرام کی حالت سے زیادہ ہے۔

لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کی حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۷۔ فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب ہے۔

۱۵۔ جدال

مسئلہ ۲۰۸۔ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ "اللہ" کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے

ہوئے " لا واللہ " یا " بلی واللہ " کہنا_

مسئلہ ۲۰۹_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ " اللہ" کاترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں لفظ " خدا" ہے اور اسی طرح احوط وجوبی یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالی کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے " رحمن، رحیم، قادر، متعال و غیرہ"_

مسئلہ ۲۱۰_ اللہ تعالی کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کی قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے_

مسئلہ ۲۱۱_ اگر سچی قسم اٹھائے توپہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دومرتبہ سے زیادہ کرے توکفارے میں ایک بکری دینا واجب ہے_

مسئلہ ۲۱۲_ اگر جھوٹی قسم اٹھائے توپہلی اور دوسری مرتبہ میں ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے لیکن احوط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ میں دو بکریاں

دے اور اگر دومرتبہ سے زیادہ کرے توکفارہ میں ایک گائے دینا واجب ہے۔

۱۶۔ حشرات بدن کو مارنا:

مسئلہ ۲۱۳۔ احوط کی بناپر احرام کی حالت میں جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے۔ اوراسی طرح کے دیگر حشرات جیسے پسُو

۱۷۔ حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:

مسئلہ ۲۱۴۔ حرم میں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۵۔ مذکورہ حکم سے وہ مستثنی ہے کہ جو چلنے کی وجہ سے ٹوٹ جائے یا جانوروں کو چارہ ڈالنے کیلئے کاٹا جائے۔

مسئلہ ۲۱۶۔ حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہیں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے لیکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کا کاٹنا حرام ہے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ ایک گائے کفارے میں دے۔

۱۸_ اسلحہ اٹھانا:

مسئلہ ۲۱۷_ محرم کیلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے_

مسئلہ ۲۱۸_ اگر اپنی جان و مال یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے کی ضرورت ہو تو یہ جائز ہے_

۱۹_ خشکی کا شکار کرنا:

مسئلہ ۲۱۹_ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکی طرف سے تکلیف پہنچانے کا خوف ہو اسی طرح پرندوں اور ٹڈی کا شکار کرنا بھی حرام ہے_

مسئلہ ۲۲۰_ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کیا ہو یا کسی اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا مُحل_

مسئلہ ۲۲۱_ دریائي جانوروں کے شکار کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے جیسے مچھلی کا شکار کرنے اور انکے کھانے میں بھی کوئي اشکال نہیں ہے_

مسئلہ ۲۲۲_ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے جیسے بکری، مرغی و غیرہ_

مسئلہ ۲۲۳_ حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا مُحل_

احرام کی حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں اور چونکہ موجودہ دور میں یہ پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہیں_

۲۰_ جماع

مسئلہ ۲۲۴_ احرام کی حالت میں جماع اور بیوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنا حرام ہے جیسے اسکے بدن کو چھونا ، اسکی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا اور اسے بوسہ دینا_

مسئلہ ۲۲۵_ میاں بیوی میں سے ہر ایک کا دوسرے کی طرف دیکھنا اور

اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو_

مسئلہ ۲۲۶_ انسان کے محارم جیسے باپ، ماں، بھائی، بہن اورچچا، پھوپھی و غیرہ احرام کی حالت میں بھی مَحرَم ہی رہتے ہیں_

مسئلہ ۲۲۷_بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں اس سے حج باطل ہوجاتا ہے اور اسکی تفصیل فقہ کی مفصل کتابوں میں مذکور ہے_

مسئلہ ۲۲۸_ دیگر لذات میں سے ہر ایک کیلئے ایک کفارہ ہے کہ جنکی تفصیل فقہی کتابوں میں مذکور ہے_

۲۱_ عقد نکاح:

مسئلہ ۲۲۹_ احرام کی حالت میں اپنے لئے یا کسی اور کیلئے عقد کرنا حرام ہے حتی اگر وہ غیر، مُحل ہو اور ایسا عقد باطل ہے_

مسئلہ ۲۳۰_ عقد کی حرمت اور اسکے باطل ہونے میں عقد دائم

اور موقت کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے ۔

۲۲۔ استمنائ

مسئلہ ۲۳۱۔ احرام کی حالت میں استمناء کرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے ۔

اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس سے اسکی شہوت برانگیختہ ہوجائےیہاں تک کہ منی نکل آئے ۔

محرمات احرام کے کفارات کے احکام

مسئلہ ۲۳۲۔ اگر غفلت کی وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں ہے مگر شکار کیونکہ اس میں ہر حال میں کفارہ واجب ہے ۔

مسئلہ ۲۳۳۔ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ

مکرمہ ہے اور حج میں منی ہے اور احوط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھی اسی ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے لیکن اگر مکہ یا منی میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسی دوسری جگہ ذبح کردینا کافی ہے حتی کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر میں۔

مسئلہ ۲۳۴_ جس پر کفارہ واجب ہو اس کیلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہیں ہے لیکن حج کی واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی سے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۵_ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دینا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ کی طرف جانا

مسئلہ ۲۳۶_ میقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقی اعمال کی انجام دہی کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہیں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا

علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساری دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ہم ان میں سے بعض کو ذکر کرتے ہیں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

حرم میں داخل ہونے کی دعا

مسئلہ ۲۳۷۔ حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مستحب ہے۔

اللّٰھمَّ انَّکَ قُلْتَ فی کتابکَ الْمُنْزل وقَوْلکَ الْحَقُّ (وَ اذِّنْ فی النَّاس بالْحَجّ یا تُوکَ رجالاً وَ عَلی کُلّ ضامر: یا تینَ منْ کُلّ فَجّ: عَمیق:) اللّٰھمَّ وَ انّی ارْجُو انْ اکُونَ ممَّنْ اجَابَ دَعْوَتَکَ وَ قدْ جئْتُ منْ شُقَّة: بَعیدَة: وَ منْ فَجّ: عَمیق: سَامعاً لندائکَ وَ مُسْتَجیباً

لکَ مُطیعاً ل- اَمرکَ وَ کُلُّ ذٰلک بفضْلکَ عَلَیَّ وَ احسانکَ الَیَّ فلکَ الْحمْدُ علی ما وَفَّقْتنی لہٗ ابْتَغی بذلک الزُّلفۃ عنْدکَ وَ القُرْبَۃَ الیکَ وَ المنْزلَۃَ لَدَیکَ وَ المغْفرَۃَ لذُنُوبی وَ التَّوْبَۃَ عَلَیَّ منْہا بمَنّکَ اللّٰہُمَّ صَلّ علی مُحمّدٍ وَ آل مُحمّدٍ وَحرّم بدَنی عَلی النَّار وَآمنّی منْ عَذابکَ وَ عقابکَ بِرَحْمتکَ یا ارْحَمَ الرّٰاحمینَ۔

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

مسئلہ ۲۳۸۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں۔

۱۔ مکلف کیلئے مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرے۔

۲۔ مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

تیسری فصل:

طواف اور نماز طواف کے بارے میں

طواف:

یہ عمرہ کا دوسرا واجب عمل ہے پس عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے باقی اعمال بجالانے کیلئے مکہ معظمہ کی طرف جائے اور پہلا عمل جو انجام دے گا وہ خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگا کر اس کا طواف ہے۔

طواف کے بارے میں بحث ایک تو اسکی شرائط کے بارے میں ہے اور دوسری اسکے واجبات کے بارے میں۔

طواف کی شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول : نیت

دوم: حدث سے پاک ہونا

سوم : خبث سے پاک ہونا

چہارم : مردوں کیلئے ختنہ

پنجم: شرمگاہ کو چھپانا

ششم: موالات

پہلی شرط نیت

یعنی عمرہ یا حج کے طواف کو قربۃً الی اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس قصد کے بغیر۔ اگرچہ بعض چکروں میں۔ طواف کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۹_ نیت میں قربت اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے لذا اگر ریاء کیلئے انجام دے تو نافرمانی کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے_

مسئلہ ۲۴۰_ نیت میں اس بات کی تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یاحج کا ،پھر آیا حجۃ الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابی کا یا نذر والے حج کا ، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھی قصد کرے_

مسئلہ ۲۴۱_ نیت کو بولنا یا اسے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالی اور اسکے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافی ہے اور طواف کی حالت میں ذکر، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والی دعاؤں کو پڑھنے کی تسلسل کے ساتھ پابندی کرنی چاہیے_

دوسری شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا

مسئلہ ۲۴۲_ واجب طواف کی حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھی واجب ہے_

وضاحت: واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسی لئے مستحب حج و عمرہ میں بھی طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے_

مسئلہ ۲۴۳_ اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ جاہل ہو یا اس نے بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس پر طواف اور اسکی نماز کا تدارک کرنا واجب ہے حتی کہ اگر طہارت کے نہ ہونے کی طرف التفات عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ہو_

مسئلہ ۲۴۴_ مستحب طواف میں وضو شرط نہیں ہے لیکن احوط کی بنا پر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف حکم وضعی کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حکم تکلیفی کے اعتبار سے جنب، حیض یا نفاس کی حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے_

وضاحت: طواف مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے مستقل اور علیحدہ ہوتا ہے چاہے اپنی طرف سے طواف کرے یا کسی کی نیابت میں۔ اور یہ کام ان کاموں میں سے ایک ہے جو مکہ میں مستحب ہیں پس انسان کیلئے جس قدر طواف کرنا ممکن ہو اچھا ہے اور اجر و ثواب کا موجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۵۔ اگر محرم اپنے طواف کے دوران میں حدث اصغر میں مبتلا ہو جائے تو اسکی چند صورتیں ہیں

۱۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو (یعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف کو منقطع کردے اور طہارت کے بعد طواف کا اعادہ کرے

۲۔ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد لیکن اسے مکمل کرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف کو منقطع کرے اور طہارت کے بعد طواف کو وہیں سے جاری رکھے البتہ اگر اس سے موالات عرفی میں خلل وارد نہ ہوتا

ہو ورنہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ اس کا اعادہ کرے (یعنی اس نیت کے ساتھ سات چکر لگائے کہ اگر پچھلے چکر صحیح ہیں تو اس کے باقی چکر کی کمی ان میں سے پوری ہوجائے گی اور اگر وہ باطل ہیں تو یہ سات چکر ایک نیا طواف ہے) اور اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ اسے بالکل کالعدم کر کے نئے سرے سے طواف کرے_

۳_ یہ کہ حدث چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو طواف کو منقطع کر کے طہارت کرے اور پھر وہیں سے طواف کو جاری رکھے لیکن اگر اس سے موالات عرفیہ کو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ اس طواف کو بالکل ختم کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے جیسے کہ اس کیلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ سات چکر بجالائے_

مسئلہ ۲۴۶_ اگر طواف کے دوران میں حدث اکبر عارض ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے پھر اگر یہ چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا

اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر نصف تک پہنچنے کے بعد اور چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفیہ میں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہیں سے طواف کو جاری رکھے ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام واتمام کے قصد کے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھی جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کرکے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھی ابھی گزرا ہے_

مسئلہ ۲۴۷_ جو شخص وضو یا غسل کے ترک کرنے میں معذور ہو اس پر ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے_

مسئلہ ۲۴۸_ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو تو اگر اسے آخری وقت تک اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخری وقت تک شفا یاب ہوجائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تک صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر

اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کی امید ہو تو بھی احوط وجوبی ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے یا اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے ۔

مسئلہ ۲۴۹۔ جس شخص کا فریضہ تیمم یا جبیرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکی نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نائب بنائے ۔

مسئلہ ۲۵۰۔ اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کرسکتی ہو تاکہ غسل کرکے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے لیکن سعی اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اوریہی حکم ہے کہ اگر حیض کی حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کی حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کرسکتی ہو تاکہ غسل کرکے عمرہ کا

طواف اور اسکی نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزرچکا ہے_

مسئلہ ۲۵۱_ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں حدث سے پاک ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقی اعمال میں حدث سے طہارت شرط نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با طہارت ہو_

مسئلہ ۲۵۲_ اگر طہارت میں شک ہو تو اسکی ذمہ داری درج ذیل ہے_

۱_ اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے_

۲_ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے_

۳_ اگر با وضو ہو اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو واجب نہیں ہے_

۴_ اگر با طہارت ہو اور شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ اسے حیض آیا ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے_

۵_ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے_

٦_ اگر طہارت کی حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناء میں حدث کے طاری ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے جیسے کہ شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے_

٧_ اگر طواف کے اثناء میں شک کرے کہ اس نے وضو کی حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکی سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنا رکھے اور اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکی سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھی شک کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے_

٨_ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثنا میں شک کرے کہ غسل

کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کرکے نئے سرے سے طواف بجالائے_

تیسری شرط: بدن اور لباس کا خبث سے پاک ہونا

مسئلہ ۲۵۳_ واجب ہے کہ طواف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہوں اور احوط وجوبی یہ ہے کہ یہ دونوں باقی نجاسات سے بھی پاک ہوں ہاں جوراب، رومال اور انگوٹھی کا پاک ہونا شرط نہیں ہے_

مسئلہ ۲۵۴: درہم سے کم خون اور اسی طرح پھوڑے پھنسی کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسی طرح طواف کو بھی باطل نہیں کرتا_

مسئلہ ۲۵۵_ اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تک کہ اسے نجاست سے پاک کرلے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جبتک اس کا وقت تنگ نہ ہوجائے_

مسئلہ ۲۵۶_ اگر بدن یا لباس کی طہارت میں شک کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے_

مسئلہ ۲۵۷_ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے_

مسئلہ ۲۵۸_ اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہو جائے جیسے کہ لوگوں کی بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمی ہو جائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاک بھی نہ کر سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاری رکھے اور یہ صحیح ہے_

مسئلہ ۲۵۹_ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی یا

طواف کے دوران یہ تعارض ہوئی ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھی لاگو ہوگا۔

مسئلہ ۲۶۰۔ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے۔

مسئلہ ۲۶۱۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے۔

مسئۃ ۲۶۲۔ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے۔

اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھی نئے سرے سے اعادہ کرے۔

چوتھی شرط: ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کی صحت میں شرط ہے نہ عورت کے۔پس ختنہ نہ کئے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ۔

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا

مسئلہ ۲٦۳۔ احوط وجوبی کی بناپر طواف کی صحت میں شرمگاہ کو چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ ۲٦٤۔ اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگرچہ اس نے حرام کام کیا ہے۔

چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا غصبی نہ ہونا

مسئلہ ۲۶۵_ طواف کی صحت میں شرط ہے کہ لباس غصبی نہ ہو پس اگر غصبی لباس میں طواف بجالائے تو احوط وجوبی کی بناپر اس کا طواف باطل ہے_

ساتویں شرط: موالات

مسئلہ ۲۶۶_ احوط وجوبی کی بناپر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایک طواف برقرار نہ رہے_ اور وہ صورت اس مستثنےٰ ہے کہ جب نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے_

مسئلہ ۲٦۷_ جو شخص نماز فریضہ کی خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے تو جہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیںہے اگرچہ ہر حالت میںاحتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادی ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع _

مسئلہ ۲٦۸_ مستحب بلکہ واجب طواف کو بھی منقطع کرنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات عرفیہ فوت ہوجائے _

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں :

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعنی اسکے بالمقابل جگہ سے شروع

۱۳۰ کرے_یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفاً ابتدا صدق کرنا کافی ہے اسی لئے حجر اسود کے کسی بھی نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسی جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے_

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا :

مسئلہ ۲۶۹_ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافی ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئی مانع نہیں ہے تا کہ یقین ہوجائے کہ اس نے اسی نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیا تھا پس زائد کو احتیاط کی نیت سے بجالائے_

مسئلہ ۲۷۰_ واجب ہے کہ طواف اسی طرح کرے جیسے سب مسلمان

کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسی پر ختم کردے۔ وسوسہ کرنے والوں کی دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہرنا واجب نہیں ہے۔

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجی کی بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے۔

مسئلہ ۲۷۱۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلی پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑا سا مڑنا طواف کی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کندھے کو موڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۔ اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ موڑلے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کی طرف کردے یا کعبہ کو اسکی دائیں جانب

کردے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے ۔

چہارم: حجر اسماعیل علیہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا ۔

مسئلہ ۲۷۳۔ اگر اپنا طواف حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسی چکر میں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا ۔

مسئلہ ۲۷۴۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور ان دونوں کا بیان آجائیگا ۔

پنجم: طواف کے دوران میں خانہ کعبہ اور اسکی دیوار کی نچلی جانب کی

بنیاد جسے "شاذروان" کہا جاتا ہے، سے باہر رہنا_

مسئلہ ۲۷۵_ حجر اسماعیل علیہ السلام کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنا بھی ایسا ہی ہے_

ششم: مشہور قول کے مطابق شرط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہو اور دیگر جوانب سے ان دو کے درمیان کے فاصلے کی حدود میں ہو لیکن اقوی یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے پس اسے مسجد الحرام میں اس مقدار سے پیچھے انجام دینا جائز ہے بالخصوص جب شدید بھیڑ مانع ہو ہاں اولی یہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف کے اندر ہو_

مسئلہ ۲۷۶_ بعید نہیں ہے کہ زمین اور کعبہ کی چھت کے بالمقابل والی فضا میں طواف کافی ہو لیکن یہ احتیاط کے خلاف ہے_

اگر صرف اوپر والی چھت (دوسری منزل) میں طواف کرنے پر قادر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ خود "اوپر والی منزل" پر طواف بجالائے اور کسی

کونائب بنادے جو اسکی طرف سے مسجد الحرام کے صحن میں طواف بجالائے ۔

ہفتم: طواف کے سات چکر ہیں ۔

طواف کے ترک کرنے، اس میں کمی کرنے یا اس میں شک کرنے کے بارے میں چند مسائل ۔

مسئلہ ۲۷۷ ۔ طواف ایک رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تک جان بوجھ کر ترک کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو یا نہ ۔

مسئلہ ۲۷۸ ۔ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس وقت تک مؤخر کرسکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختیاری وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات میں اختیاری وقوف نوذی الحج کی ظہر سے لیکر غروب تک ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کیلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دینے کے بعد مذکورہ وقوف کو درک کرنا

ممکن ہو_

مسئلہ ۲۷۹_ اگر اپنے طواف کو باطل کردے_ جیسے کہ گذشتہ حالت میں یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کرینگے_ تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کردے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے_

مسئلہ ۲۸۰_ اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعی کا اعادہ کرے_

مسئلہ ۲۸۱_ اگر بھول کر طواف کوترک کردے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کی قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ نائب بنائے اور طواف اور نماز طواف کی قضا کے بعد اس پر سعی کا اعادہ کرنا واجب نہیں

ہے۔

مسئلہ ۲۸۲۔ طواف کو ترک کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکی حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترک کرے یا بھول کر جبتک خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجا نہ لائے اور اسی طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کردے۔

مسئلہ ۲۸۳۔ جو شخص بیماری یا شکستگی و غیرہ کی وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو حتی کہ کسی اور کی مدد سے بھی تو واجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر طواف اور انصراف یعنی مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یا زیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کی پروا نہ کرے اور صحت پر بنا رکھے۔

نماز طواف:

یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۸۵۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جہر و اخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت یئنا سی طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کی نیت میں گزر چکا ہے اور اسی طرح قربت اور اخلاص۔

مسئلہ ۲۸۶۔ واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے۔

مسئلہ ۲۸۷۔ نماز طواف، نماز صبح کی طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے۔ اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے۔

مسئلہ ۲۸۸۔ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور

اسکے قریب ہو البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجد الحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگرچہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی کسی بھی جگہ میں نماز بجالانا کافی ہو_

مسئلہ ۲۸۹_ اگر جان بوجھ کر نماز طواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہو تو مسجد الحرام کی طرف پلٹے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے_

مسئلہ ۲۹۰_ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہی ہے جو بھولنے والے کا ہے_

مسئلہ ۲۹۱_ اگر سعی کے اثناء میں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں

پڑھی تو سعی کو منقطع کر کے نماز کی جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری رکھے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ اگر مرد کی نماز طواف عورت کی نماز کے بالمقابل ہو تو اگر مرد عورت سے تھوڑی سی مقدار بھی آگے ہو تو ان دونوں کی نماز کی صحت میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت کا۔

مسئلہ ۲۹۳۔ نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۴۔ ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو سیکھے تاکہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے۔

چوتھی فصل: سعي

یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵_ طواف کی دو رکعتوں کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے سعی سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مروہ پر ختم کردے پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کردے اور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۶_ سعی میں نیت شرط ہے اور نیت میں قربت، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کی نیت میں گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۲۹۷_ سعی میں حدث اور خبث سے پاک ہونا شرط نہیں ہے_

مسئلہ ۲۹۸_ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہیںہے_

مسئلہ ۲۹۹_ سعی کو اپنے اختیار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد والے دن تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے البتہ رات تک مؤخر کرنے سے کوئي مانع نہیںہے_

مسئلہ ۳۰۰_ ہر چکر میں صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنا واجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہیں ہے_

مسئلہ ۳۰۱_ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے اور اسی طرح صفا کی طرف رخ کرنا پس اگر سعی کے دوران پشت کرے یعنی الٹا چلے تو اسکی سعی صحیح نہیں ہے ہاں اپنے چہرے کو دائیں ، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنا مضر نہیں ہے_

مسئلہ ۳۰۲_ واجب ہے کہ سعی عام راستے میں ہو_

مسئلہ ۳۰۳_ اوپر والی منزل میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے جبتک یہ محرز نہ ہوجائے کہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والی منزل میں سعی کرنے پر قادر ہو تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے پہلی منزل پر سعی بجالائے_

مسئلہ ۳۰۴_ سعی کے دوران استراحت کی خاطر صفا و مروہ کے اوپر یا ان کے درمیان بیٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ یہ بغیر عذر کے بھی جائز ہے_

مسئلہ ۳۰۵_ قدرت رکھنے کی صورت میں واجب ہے کہ خود سعی بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے اور سوار ہوکر سعی کرنا بھی جائز ہے اور پیدل چلنا افضل ہے_ پس اگر خود سعی کرنا ممکن نہ ہو تو کسی سے مدد لے جو اسے سعی کرائے یا اسے اٹھا کر سعی کرائی جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے_

سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ ۳۰۶_ سعی طواف کی طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کو ترک کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزر چکا ہے_

مسئلہ ۳۰۷_ جو شخص بھول کر سعی کو ترک کر کے اپنے عمرہ سے مُحل ہوجائے اور اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلے تو احوط وجوبی کی بنا پر سعی کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ایک گائے کا کفارہ دینا بھی واجب ہے_

مسئلہ ۳۰۸_ اگر بھول کر سعی میں ایک یا زیادہ چکر کا اضافہ کردے تو اسکی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئی شے نہیں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کی طرح ہے_

مسئلہ ۳۰۹_ جو شخص سعی کی نیت سے اپنی سعی میں سات چکروں کا

اضافہ کردے_ اس طرح کہ وہ سمجھتا تھا آنا جانا ایک چکر ہے_ تو اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اور اسکی سعی صحیح ہے اور یہی حکم ہے اگر سعی کے دوران اسکی طرف متوجہ ہوجائے تو جہاں سے یاد آئے زائد کو منقطع کردے_

مسئلہ ۳۱۰_ جو شخص بھول کر سعی میں کمی کردے تو اس پر واجب ہے کہ جب یاد آئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعی کو مکمل کرنے کیلئے دوبارہ وہاں جائے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے مشقت اور حرج ہو تو کسی دوسرے کو نائب بنائے_

پانچویں فصل: تقصیر

یہ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں ہے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ سعی کو مکمل کرنے کے بعد تقصیر واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا یا ہاتھ یا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا۔

مسئلہ ۳۱۲۔ تقصیر ایک عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہوچکی ہیں۔

مسئلہ ۳۱۳۔ عمرہ تمتع سے مُحل ہونے کیلیئے سر کا منڈانا تقصیر سے کافی نہیںہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اگر تقصیر سے

پہلے سرمنڈا لے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ سرمنڈانے کی وجہ سے اس پر ایک بکری کا کفارہ دینا بھی واجب ہے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصیر کے درمیان اسے اختیار ہے _

مسئلہ ۳۱۴_ عمرہ تمتع کے احرام سے مُحل ہونے کیلئے بالوں کو نوچنا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے جیسے کے گزرچکا ہے پس اگر تقصیر کی بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھی ہوگا _

مسئلہ ۳۱۵_ اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کی بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج

بجالائے اوریہی حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کے بدلے اپنے بال مونڈدے اورحج بجالائے ۔

مسئلہ ۳۱۶۔ سعی کے بعد تقصیر کی انجام دہی میں جلدی کرنا واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ ۳۱۷۔ اگرجان بوجھ کریا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کو ترک کرکے حج کا احرام باندھ لے تو اقوی یہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہوجائیگا اور احوط وجوبی یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پرحج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اورحج کا اعادہ کرے ۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگربھول کرتقصیر کو ترک کردے اورحج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اورحج صحیح ہے اور اس پرکوئی شے نہیں ہے اگرچہ اسکے لئے ایک بکری کا کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترک نہ کرنا ہے ۔

مسئلہ ۳۱۹۔ عمرہ تمتع کی تقصیر کے بعد اس کیلئے وہ سب حلال ہوجائیگا جو

حرام تھا حتی کہ عورتیں بھی۔

مسئلہ ۳۲۰۔ عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ رجاء کی نیت سے طواف النساء اور اسکی نماز کو بجالائے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو اس کیلئے عورتیں حلال نہیںہونگی مگر تقصیر یا حلق کے بعد طواف النساء اور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طریقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۱۔ ظاہر کی بنا پر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کیلئے الگ طور پر طواف النساء واجب ہے مثلا اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے یا ایک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگرچہ اس کیلئے عورتوں کے حلال ہونے میں ایک طواف النساء کا کافی ہونا بعید نہیں ہے مگر ان میں سے ہر ایک کیلئے الگ طواف النساء واجب ہے۔

دوسرا حصہ:

اعمال حج کے بارے میں

پہلی فصل: احرام

یہ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب ہے۔ شرائط، کیفیت، محرمات، احکام اور کفارات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہیں ہے مگر نیت میں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کریگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کی نیت میں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کی نیت میں بھی معتبر ہے اور یہ احرام نیت اور تلبیہ کے ساتھ منعقد ہوجاتا ہے پس جب حج کی نیت کرے اور تلبیہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہوجائیگا۔ ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہیں مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۳۲۲_حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ معظمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجد الحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافی ہے حتی کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے_ لیکن احوط یہ ہے کہ قدیمی مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شک کرے کہ یہ مکہ کا حصہ ہے یا نہیں تو اس سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے_

مسئلہ ۳۲۳_ واجب ہے کہ نوذی الحج کو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح کہ عرفات میں وقوف اختیاری کو پا سکے اور اسکے اوقات میں سے افضل ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحج) زوال کا وقت ہے_ اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بیمار کیلئے جب انہیں بھیڑ کی شدت کا خوف ہو_ نیز گزر چکا ہے کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسی ضرورت کی وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو اس کیلئے احرام حج کو مقدم کرنا جائز ہے_

مسئلہ ۳۲۴_ جو شخص احرام کو بھول کر عرفات کی طرف چلا جائے تو اس

پر واجب ہے کہ مکہ معظمہ کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ نہ کرسکتا ہو تو اپنی جگہ سے ہی احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے_

مسئلہ ۳۲۵_ جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کرلے تو اس کا حج صحیح ہے_ اور حکم سے جاہل بھی بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں آئندہ سال حج کا اعادہ کرے_

مسئلہ ۳۲۶: جو شخص جان بوجھ کر احرام کو ترک کردے یہاں تک کہ وقوفبالعرفات اور وقوف بالمشعر کی فرصت ختم ہوجائے تو اس کا حج باطل ہے_

مسئلہ ۳۲۷_ جس شخص کیلئے اعمال مکہ کو وقوفین پر مقدم کرنا جائز ہو اس پر واجب ہے کہ انہیں احرام کی حالت میں بجالائے پس اگر انہیں بغیر احرام کے بجالائے تو احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا_

دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جسکی حد عرنہ، ثویہ اور نمرہ کے وسطسے لیکر ذی المجاز تک اور مازمین سے وقوف کی جگہ کے آخر تک اور خود یہ حدود اس سے خارج ہیں۔

مسئلہ ۳۲۸_ وقوف بالعرفات عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزرچکی ہیں۔

مسئلہ ۳۲۹_ وقوف سے مراد اس جگہ میں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل یا ٹھہرا ہوا۔

مسئلہ ۳۳۰_ احوط یہ ہے کہ نوذی الحج کے زوال سے غروب شرعی

(نماز مغرب کا وقت) تک ٹھہرے اور بعید نہیں ہے کہ اسے زوال کے اول سے اتنی مقدار مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہرین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جا سکے۔

مسئلہ ۳۳۱۔ مذکورہ وقوف واجب ہے لیکن اس میں سے رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یا دو منٹ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اگر اس مقدار کو بھی اپنے اختیار کے ساتھ ترک کردے تو حج باطل ہے اور اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو ترک کردے یا وقوف کو عصر تک مؤخر کردے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ جان بوجھ ایسا کرنے کی صورت میں گناہ گار ہے۔

مسئلہ ۳۳۲۔ غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ کر کوچ کرے اور عرفات کی حدود سے باہر نکل جائے اور پلٹے بھی نہ تو گناہ گار ہے اور ایک اونٹ کا کفارہ دینا واجب ہے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر اونٹ کا کفارہ دینے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احوط

یہ ہے کہ اونٹ کو عید والے دن منی میں ذبح کرے اگرچہ اسے منی میں ذبح کرنے کا معین نہ ہونا بعید نہیں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ اگر بھول کر یا حکم سے لاعلمی کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گار ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر وقت گزر جانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ میں ٹھہرنا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴۔ وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت معتبر ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہوچکی ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵۔ واجب وقوف کا وقت دس ذی الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور احوط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کی نیت کے ساتھ وہاں وقوف کرے۔

مسئلہ ۳۳۶_ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک باقی رہنا واجب ہے لیکن رکن اتنی مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگرچہ یہ ایک یا دو منٹ ہو_ اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو جان بوجھ کر ترک کردے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اگر اپنے اختیار کے ساتھ اتنی مقدار وقوف کو بھی ترک کردے تو اس کا حج باطل ہے_

مسئلہ ۳۳۷_ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں اور صاحبان عذر_ جیسے خوف یا بیماری_ کیلئے اتنی مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عید کی رات مشعر سے منی کی طرف کوچ کرنا جائز ہے اسی طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہیں اور انکی احوال پرسی کرتے ہیں جیسے خدام اور تیمارداری کرنے والے_

تنبیہ: وقوفین میں سے ایک یا دونوں کو درک کرنے کے اعتبار سے اور اختیاراً یا اضطراراً جان بوجھ کر، لاعلمی سے یا بھول کر فرداً یا ترکیباً بہت ساری تقسیمات ہیں کہ جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں_

چوتھی فصل: کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے چوتھا اور منی کے اعمال میں سے پہلا ہے۔ دس ذی الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

کنکریاں مارنے (رمي) کی شرائط

کنکریاں مارنے (رمي) میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: نیت اپنی تمام شرائط کے ساتھ جیسے کہ احرام کی نیت میں گزرچکا ہے۔

دوم: یہ کہ رمی اسکے ساتھ ہو جسے کنکریاں کہا جائے پس نہ اتنے

چھوٹے کے ساتھ صحیح ہے کہ وہ ریت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو_

سوم: یہ کہ رمی عیدوالے دن طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے درمیان ہو البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو_

چہارم: یہ کہ کنکریاں جمرے کو لگیں پس اگر نہ لگے یا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ شمار نہیں ہوگی اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغیر صرف اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافی نہیں ہے_

پنجم: یہ کہ رمی سات کنکریوں کے ساتھ ہو

ششم: یہ کہ پے در پے کنکریاں مارے پس اگر ایک ہی دفعہ مارے تو صرف ایک شمار ہوگی چاہے سب جمرے کو لگ جائیں یا نہ _

مسئلہ ۳۳۸_ جمرے کو رمی کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سیمنٹ سمیت_ اسی طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمی کرنا بھی جائز ہے

البتہ اگر عرف میں اسے جمرہ کا حصہ شمار کیا جائے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ اگر متعارف قدیمی جمرہ کے آگے اور پیچھے سے کئي میٹر کا اضافہ کردیں تو اگر بغیر مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمی کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کی جس جگہ کو چاہے رمی کرے اور یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ ظاہر یہ ہے کہ اوپر والی منزل سے رمی کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمی کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے۔

کنکریوں کی شرائط:

کنکریوں میں چند چیزیں شرط ہیں :

اول : یہ کہ وہ حرم کی ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافی نہیں ہیں۔

دوم: یہ کہ وہ نئي ہوں کہ جنہیں پہلے صحیح طور پر نہ مارا گیا ہو اگرچہ گذشتہ سالوں میں۔

سوم: یہ کہ مباح ہوں پس غصبی کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا مارنا جنہیں کسی دوسرے نے جمع کیا ہو اسکی اجازت کے بغیرہاں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہے _

مسئلہ ۳۴۱_ عورتیں اور کمزور لوگ _ کہ جنہیں مشعر الحرام میں صرف وقوف کا مسمی انجام دینے کے بعد منی کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ دن کو رمی کرنے سے معذور ہوں تو ان کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کیلئے ہر صورت میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے البتہ اگروہ اپنے حج کیلئے رمی کر رہی ہوں یا ان کا حج نیابتی ہو لیکن اگر عورت صرف رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا صحیح نہیں ہے اگرچہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمی کر سکے اگر اسے ایسا شخص مل جائے _ اور ان لوگوں کی ہمراہی کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب

ہے کے دن وقت رمی کرے۔

مسئلہ ۳۴۲۔ جو شخص عید والے دن رمی کرنے سے معذور ہے اس کیلئے شب عید یا عید کے بعد والی رات میں رمی کرنا جائز ہے اور اسی طرح جو شخص گیارہویں یا بارہویں کے دن رمی کرنے سے معذور ہے اسکے لئے اسکی رات یا اسکے بعد والی رات رمی کرنا جائز ہے۔

پانچویں فصل: قربانی کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے پانچواں اور منی کے اعمال میں سے دوسرا عمل ہے

مسئلہ ۳۴۳۔ حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے اور قربانی تین جانوروں میں سے ایک ہوگی اونٹ ، گائے اور بھیڑ بکری اور ان جانوروں میں مذکر اور مونث کے درمیان فرق نہیں ہے اور اونٹ افضل ہے اور مذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ ۳۴۴۔ قربانی ایک عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شرط ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی ہیں۔

مسئلہ ۳۳۵_ قربانی میں چند چیزیں شرط ہیں :

اول: سن: اونٹ میں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور گائے میں معتبر ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بناپر_ اور بکری گائے کی طرح ہے لیکن بھیڑ میں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بناپر_ مذکورہ حدبندی چھوٹا ہونے کی جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافی نہیں ہے لیکن بڑا ہونے کی جہت سے تو مذکورہ حیوانات میںسے بڑی عمر والا بھی کافی ہے_

دوم: صحیح و سالم ہونا

سوم: یہ کہ بہت دبلا نہ ہو

چہارم: یہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافی نہیں ہے جیسے خصی اور یہ وہ ہے کہ جسکے بیضے نکال دیئے ائیں ہاں جسکے بیضے کوٹ دیئے جائیں وہ کافی ہے مگر یہ کہ خصی کی حد کو پہنچ جائے_ اور دم کٹا ، کانا ، لنگڑا ، کان کٹا اور جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی نہیںہے_ اسی طرح اگر

پیدائشی طور پر ایسا ہو تو بھی کافی نہیں ہے پس وہ حیوان کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس میں نقص شمار کیا جائے _

ہاں جس کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی ہے (باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے) اور جسکا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے _

مسئلہ ۳۴۶_ اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کی صورت میں دوسری قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے _

مسئلہ ۳۴۷_ احوط یہ ہے کہ قربانی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مؤخر ہو _

مسئلہ ۳۴۸_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قربانی کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر ، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کسی

عذر کی خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذی الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کی بنا پر۔

مسئلہ ۳۴۹۔ ذبح کرنے کی جگہ منی ہے پس اگر منی میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کی گئي ہے اس میں ذبح کرنا کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۰۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کی نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کی شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکی طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئي اور شخص اسکی طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۲_ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے _

لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافی نہیں ہے _

چھٹی فصل: تقصیر یا حلق

یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منی کے اعمال میں سے تیسرا ہے۔

مسئلہ ۳۵۳۔ ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کی تقصیر کرنا واجب ہے۔ عورت کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اس کیلئے حلق کافی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھی کاٹے اور ناخن بھی۔ لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروری نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے۔

مسئلہ ۳۵۴۔ حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاء سے خالص نیت اور اللہ تعالی کی اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں

ہوں گی جو ان کے ساتھ حلال ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۳۵۵۔ اگر تقصیر یا حلق کیلئے کسی دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نیت خود کرے۔

مسئلہ ۳۵۶۔ احوط وجوبی یہ ہے کہ حلق عید کے دن ہو اور اگر اسے روز عید انجام نہ دے تو اسے گیا رہویں کی رات یا اسکے بعد انجام دے اور یہ کافی ہے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ جو شخص کسی وجہ سے قربانی کو روز عید سے مؤخر کردے اس پر حلق یا تقصیر کو مؤخر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ انہیںعیدوالے دن ہی انجام دینا واجب ہو پس اس ینّاحتیاط کو ترک نہ کیا جائے لیکن اس صورت میں طواف حج و غیرہ مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی سے پہلے انجام دینا محل اشکال ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر منی میں ہو پس اختیاری صورت مینغیر منی مینّجائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۹_ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے منی سے باہر حلق یا تقصیر کرے اور باقی اعمال کو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کیلئے منی کی طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کا اعادہ کرے اور یہی حکم ہے اگر تقصیر یا حلق کو ترک کر کے منی سے نکل جائے _

مسئلہ ۳۶۰_ اگر عید والے دن قربانی کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ عید والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے پھر قربانی کرے اور اسکے بعد حلق یا تقصیر کرے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس پر بالترتیب اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ تو ان رکھنے کی صورت میں اعادہ کرنا احتیاط کے موافق ہے اور لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے اور اگر عید والے دن منی میں قربانی نہ کر سکتا ہو تو اگر اسی دن اس ذبح خانہ میں قربانی کر سکتا ہو جو اس وقت منی سے باہر قربانی کیلئے مقرر کیا گیا ہے تو بھی احوط کی بنا پر واجب ہے کہ قربانی کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرے پھر ان میں سے ایک کو بجالائے

اور اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ عید والے دن حلق یا تقصیر کرنے کی طرف مبادرت کرے اور اسکے ذریعے احرام سے مُحل ہوجائے لیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد تک مؤخر کردے_

مسئلہ ۳۶۱_ حلق یا تقصیر کے بعد مُحرم کیلئے وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج کی وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبو کے_

ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال

مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج (اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے) نماز طواف ،صفا و مروہ کے درمیان سعی ، طواف النساء اور نماز طواف

مسئلہ ۳۶۲_ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ حج کے باقی اعمال، دو طواف انکی نمازیں اور سعی کو انجام دینے کیلئے اسی دن مکہ معظمہ کی طرف لوٹ جائے اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا بھی جائز ہے _

مسئلہ ۳۶۳_ طواف ، نماز طواف اور سعی کی کیفیت وہی ہے جو عمرہ کے طواف اسکی نماز اور سعی کی ہے بغیر کسی فرق کے مگر نیت میں پس یہاں پر ان

کے ذریعے حج کو انجام دینے کی نیت کریگا ـ

مسئلہ ۳٦۴ـ اختیاری صورت میںمذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشعر اور منی کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں بعض گروہوں کیلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے ـ

اول: خواتین جب انہیں مکہ معظمہ کی طرف لوٹنے کے بعد حیض یا نفاس آنے کا خوف ہو اور پاک ہونے تک ٹھہرنے پر بھی قادر نہ ہوں ـ

دوم: وہ مرد اور عورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں یا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہی عاجز ہیں ـ

سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا بھیڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں ـ

مسئلہ ۳٦۵ـ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئی شخص دو طواف ، انکی نماز اور سعی کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگرچہ اعادہ کرنا احوط ہے ـ

مسئلہ ۳۶۶_ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے مکہ کے اعمال کو مقدم کرے جیسے مذکورہ تین گروہ تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گی بلکہ اس کیلئے سب محرمات تقصیر یا حلق کے بعد حلال ہوں گے_

مسئلہ ۳۶۷_ طواف النساء اور اسکی نماز دونوں واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی_

مسئلہ ۳۶۸_ طواف النساء مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین اور غیر خواتین پر بھی واجب ہے پس اگر اسے مرد ترک کردے تو اسکے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی اور اگر عورت ترک کردے تو اس کیلئے مرد حلال نہیں ہوں گے_

مسئلہ ۳۶۹_ اختیاری صورت میں سعی کو طواف حج اور اسکی نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ طواف النساء کو ان دونوں پر اور نہ سعی پر پس اگر ترتیب کی مخالفت کرے تو اعادہ کرے_

مسئلہ ۳۷۰_ اگر بھول کر طواف النساء کو ترک کردے اور اپنے شہر میں پلٹ آئے تو اگر بغیر مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اور اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہونگی مگر خود اس کے یا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اور اگر اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو بھی یہی حکم ہے_

مسئلہ ۳۷۱_ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزر چکی ہیں اور پھر بالتدریج اور تین مرحلوں میں حلال ہوں گی_

اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتی کہ شکار بھی حلال ہوجاتا ہے اگرچہ یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے حرام ہوتا ہے

دوم: سعی کے بعد خوشبو حلال ہوجاتی ہے_

سوم: طواف النساء اور اسکی نماز کے بعد عورتیں حلال ہوجاتی ہیں_

آٹھویں فصل: منی میں رات گزارنا

یہ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور منی کے اعمال میں سے چوتھا ہے۔

مسئلہ ۳۷۲۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر دو طواف، انکی نماز اور سعی کو بجالانے کیلئے عید کے دن مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر منی میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۳۔ مندرجہ ذیل گروہ مذکورہ راتوں کو منی میں بسر کرنے کے وجوب سے مستثنے ہیں۔

الف: بیمار اور انکی تیمارداری کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزار نا شاق ہو۔

ب: جس شخص کو مکہ میں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع یا چوری ہوجانے کا خوف ہو_

ج: جو شخص مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہے اور صرف ضرورت کی خاطر غیر عبادت میں مشغول ہوا ہو جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینایا دوبارہ وضو کرنا_

مسئلہ ۳۷۴_ منی میں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس میں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے _

مسئلہ ۳۷۵_ رات کو غروب سے آدھی رات تک رہنا کافی ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کا پہلا آدھا حصہ منی میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احوط وجوبی یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اختیاری صورت میں بھی رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافی ہو_

مسئلہ ۳۷۶_ جو شخص مکہ مکرمہ میںٌعبادت میں مشغول نہ رہا ہو اور منی

میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھی ترک کردے تو اس پر ہر رات کے بدلے ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے اور احوط کی بناپر اس میں فرق نہیں ہے کہ عذر رکھتا ہو یا نہ، جاہل ہو یا نسیان کا شکار یا ان کا غیر۔

مسئلہ ۲۷۷۔ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور منیٰ میں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے۔

نویں فصل :تین جمرات کو کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں ہے اور تین جمرات کو کنکریاں مارنا کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ جو راتیں منی میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں تین جمرات اولی، وسطی اور عقبہ کو کنکریاں مارنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۷۹۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاری صورت میں رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز نہیں ہے اور اس سے وہ شخص مستثنی ہے جو عذر رکھتا ہے کہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسی طرح کمزور لوگ

جیسے عورتیں، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں اپنے آپ پر بھیڑ کی شدت کا خوف ہے تو ان سب کیلئے رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز ہے
۔

مسئلہ ۳۸۰۔ جو شخص صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے نہ رات کے وقت تو اس کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ رات کے وقت خود کنکریاں مارے، گذشتہ رات میں یا آئندہ رات میں لیکن جو شخص کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے حتی رات کے وقت بھی جیسے بیمار شخص تو اس کیلئے نائب بنانا جائز ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہوجائے تو خود کنکریاں مارے۔

مسئلہ ۳۸۱۔ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے اگر اس کیلئے کسی کو نائب بنائے اور وہ نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن اسکے بعد کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اگر نائب بناتے وقت اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس تھا یہاں تک کہ نائب اس کا عمل انجام دے دے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اس پر خود اس کا

اعادہ کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ جو عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس نہیں ہے اس کیلئے اگرچہ عذر کے طاری ہونے کے وقت نائب بنانا جائز ہے لیکن اگر بعد میں اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے ۔

مسئلہ ۳۸۲۔ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ رکن نہیں ہے ۔

مسئلہ ۳۸۳۔ کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے اس طرح کہ پہلے جمرہ سے شروع کرے پھر درمیان والے کو کنکریاں مارے اور پھر آخری کو پس ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اسی طریقے کے ساتھ جو گزر چکا ہے ۔

مسئلہ ۳۸۴۔ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منی سے کوچ کرجائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آجائے تو اس پر واجب ہے کہ منی میں واپس آئے اور خود کنکریاں مارے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ کسی

دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر کنکریاں مارنے والے عمل کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کردے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے پھر آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔ اور اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ آئندہ سال اسکی قضا کرے اگرچہ کسی کو نائب بنا کر۔

مسئلہ ۳۸۵۔ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور شرط نہیں ہے کہ پہلے اور درمیان والے میں قبلہ رخ ہو اور آخری میں قبلہ کی طرف پشت کرے۔

متفرق مسائل:

س ۱: مسجد الحرام کا فرش قلیل پانی کے ساتھ پاک کیا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قلیل پانی ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقی رہنے کا علم ہوتا ہے تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کی ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہیں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہیں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

س ۲: کیا خانہ کعبہ کے اردگرد دائرے کی صورت میں نماز جماعت کافی ہے؟

ج: جو شخص امام کے پیچھے یا دائیں بائیں کھڑا ہو اسکی نماز صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ جو شخص امام کے دائیں بائیں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کی رعایت کرے جو امام اور

کعبہ کے درمیان ہے پس امام کی نسبت کعبہ کے قریب تر کھڑا نہ ہو لیکن جو شخص خانہ کعبہ کی دوسری طرف امام کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اسکی نماز صحیح نہیںہے ۔

س۳: کیا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اہل سنت کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافی ہے ؟

ج: ان شاء اللہ کافی ہے ۔

س۴: جس شخص نے مکہ معظمہ میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو عرفات ، مشعر اور منی یناور ان کے درمیان مسافت طے کرتے ہوئے اسکی نماز کا حکم کیا ہے ؟

ج: جس شخص کی نیت یہ ہے کہ عرفات کی طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ میں رہیگا اور اسکے ساتھ ایک چار رکعتی صحیح نماز بھی پڑھ لے تو جبتک نیا سفر نہ کرے نماز

پوری پڑھے گا اور ٹھہرنے کا حکم ثابت ہونے کے بعد عرفات ، مشعر الحرام اور منی کی طرف جانا سفر نہیں ہے۔

س۵: کیا قصر و اتمام کے درمیان اختیار والا حکم مکہ اور مدینہ میں بھی جاری ہوگا یا یہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ساتھ مختص ہے اور کیا انکی پرانی اور نئي جگھوں کے درمیان کوئي فرق ہے یا نہیں ؟

ج: قصر اور اتمام کے درمیان اختیار والا حکم ان دو شہروں کی ہر جگہ میں جاری ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ پرانی اور نئي جگھوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ان دوشہروں کی پرانی جگھوں پر اکتفا کرے بلکہ صرف مسجدوں پر پس نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ دس دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

س ٦: جو شخص مشرکین سے برائت کے پروگرامیں شرکت نہ کرے اسکے

حج کا حکم کیا ہے؟

ج: اس سے اسکے حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا اگرچہ اس نے اپنے آپ کو دشمنان خدا سے اعلان برائت کے پروگرام میں شرکت کرنے کی فضیلت سے محروم کردیا ہے۔

س ۷: کیا حیض یا نفاس والی عورت کیلئے اس دیوار پر بیٹھنا جائز ہے جو مسجد الحرام کے برآمدے اور سعی کرنے کی جگہ کے درمیان واقع ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے درمیان مشترک ہے؟۔

ج: اس میں کوئي اشکال نہیں ہے مگر جب ثابت ہو جائے کہ وہ مسجد الحرام کا حصہ ہے

س۸: جس شخص کو چاند دیکھنے کی وجہ سے دو وقوف اور روز عید کے درک کرنے میں شک ہو اسکے حج کا کیا حکم ہے اور کیا اس پر حج کا اعادہ واجب

ہے یا نہیں ؟

ج: سنی قاضی کے نزدیک ذی الحج کا چاند ثابت ہونے اور اسکی طرف سے چاند ثابت ہوجانے کے فیصلے کے مطابق عمل انجام دینا کافی ہے پس اگر لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے دو وقوف کو درک کرلے تو اس نے حج کو درک کرلیا اور یہ کافی ہے۔

س۹: بعض فتاوی میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو کیا آپ کی طرف سے ان رہائشے گاہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت ہے کہ جن میں عام طورپر قافلے آتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان قافلوں کی اپنی مستقل رہائشے گاہ اور اپنی مستقل جماعت ہوتی ہے پس یہ حجاج کیلئے مسجد الحرام میں نماز ترک کرنے کا ذریعہ نہیں بنتے۔

ج: ہماری طرف سے ان رہائشے گاہوں اور گھروں میں

جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیںہے اگر یہ دوسروں کی توجہ کے مبذول کرنے کا موجب بنے اور مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ انکی نماز میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے تنقید کا سبب بنے_

س ۱۰: ڈرائیور حضرات بھیڑ سے بچنے کیلئے منی اور مزدلفہ تک پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندرونی راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں پس ان جگھوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو منی کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں ؟

ج: ظاہر یہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کی دلیل اس سے منصرف ہے بہرحال اس سے عمرہ اور حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا_

س ۱۱: کاروانوں کے خدام جو عید والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں

کے ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کے ہمراہ فجر سے پہلے ہی مشعر الحرام سے کوچ کرجاتے ہیں اگر ان کیلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختیاری کو درک کرنا ممکن ہو تو کیا یہ ان پر واجب ہے یا نہیں ؟ اور اگر ان کیلئے پلٹنا ممکن نہ ہو لیکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے پلٹنا ممکن ہو تو کیا عورتوں اور کمزور لوگوں کی متابعت میں ان کیلئے بھی رات کے وقت کنکریاں مارنا کافی ہے یا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکریاں ماریں؟اور پلٹنے اور وقوف اختیاری کو درک کرنے کی صورت میں کیا یہ انہیں نائب بنانے کے امکان کیلئے کافی ہے یا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر میں سے شمار ہوں گے کہ جنہیں نائب بنانا جائز نہیں ہے۔

ج ۱: وقوف اختیاری کو درک کرنے کیلئے ان پر پلٹنا واجب نہیںہے۔

۲۔ رات میں کنکریاں مارنا ان کیلئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ دن میں ایسا کرنے سے عذر رکھتے ہوں۔

-

۳_ نائب کی نسبت احوط یہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگرچہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختیاری وقوف کو درک کرلے ہاں اگر فرض کریں کہ وہ عذر نہیں رکھتا اور اختیار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختیاری اورپورے واجب وقوف کو درک کرلے تو یہ اسکی نیابت کیلئے مضر نہیں ہے۔

س ۱۲: جو شخص شب عید اور مزدلفہ میں معمولی سا وقوف کرنے کے بعد عورتوںاور مریضوں کے ہمراہ ہوتا ہے کیا اس پر واجب ہے کہ انہیں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کی طرف پلٹ آئے یا اس کیلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کرلینا کافی ہے یا اس کیلئے وہی معمولی سا وقوف ہی کافی ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن ، مشقت اور ٹریفک کی وہ پابندیاں بھی ہوتی ہیں جو انتظامیہ نافذ کرتی ہے اور کیا نیابتی حج کرنے والے اور اسکے غیر کے درمیان کوئی فرق ہے؟

ج: جو شخص صاحبان عذر کی نگرانی اور تیمارداری کیلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتا ہے اس پر طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان وقوف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کیلئے رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نیابتی حج انجام دے رہا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے اور اس پر اختیاری اعمال کو انجام دینا واجب ہے_

س ۱۳ : کیا اختیاری صورت میں نذر کے ساتھ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتا ہو کہ وہ سایہ میں جانے پر مجبور ہوجائیگا جیسے اگر نذر کرکے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائی جہاز میں سوار ہوجائے؟

ج: نذر کرکے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سایہ میں جانا حرام ہے اور ایک عنوان کا حکم دوسرے عنوان تک سرایت نہیں کرتا_

س ۱۴ : ایک شخص فوج میں کام کرتا ہے اور بعض اوقات جبری حکم کے ذریعے اسکی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جیسے کسی اہم کام کیلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہیں کیا ہوتا اور تنگی وقت کی وجہ سے احرام کی حالت میں مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا تو کیا وہ اس صورت میں گناہ گار ہوگا کیا اس پر کفارہ ہے؟

ج: سوال کے فرض میں اس کیلئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے میں اس پر کوئی شے نہیں ہے۔

س ۱۵ : اگر ماہ ذیقعد میں مکہ میں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذی الحج میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھی اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کیا اس کیلئے نیا احرام باندھنا ضروری ہے یا وہ بغیر احرام کے داخل ہوسکتا ہے؟

ج: احوط کی بناپر اس وقت اس کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔

س ۱۶: ایک شخص جدہ میں رہتا ہے اور مکہ مکرمہ میں کام کرتا ہے یعنی وہ چھٹی کے دنوں کے علاوہ تسلسل کے ساتھ ہر دن مکہ جاتا ہے یا آدھا ہفتہ جاتا ہے یعنی تین دن مکہ جاتا ہے اور چار دن نہیں جاتا اگر چھٹی کے ایام یا چار دن ختم ہوجائیں تو کیا اس کیلئے دوبارہ عمرہ کرنا واجب ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں عمرہ کرنا واجب نہیں ہے۔

س ۱۷: اگر عمرہ ختم ہوجائے اور انسان مکہ میں ہی ہو تو کیا اس پر نیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ اور کہاں سے ؟ کیا حرم کی حدود سے یا مسجد تنعیم سے؟

ج: جبتک وہ مکہ مکرمہ میں ہے نیا عمرہ بجالانا واجب نہیں ہے اور اگر نیا عمرہ بجالانا چاہے تو ضروری ہے کہ اطراف

حرم سے ادنی الحل کی طرف جائے اور یا پھر مسجد تنعیم جائے۔

س ۱۸: ایک شخص ٹیکسی کا ڈرائیور ہے اور سواری اسے مکہ جانے کا کہتی ہے یہ جانتے ہوئے کہ ڈرائیور نے پہلے عمرہ نہیں کمر رکھا کیا اس پر واجب ہے کہ احرام کی حالت میں داخل ہو اور اگر بغیر احرام کے داخل ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں اس پر واجب ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کیلئے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ کے اعمال بجالائے اور اگر بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوجائے تو فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے۔

س ۱۹: جو شخص سخت بھیڑ کے وقت کئي مستحب طواف کرتا ہے اس طرح کے ان

حجاج کو مزاحم ہوتا ہے جو واجب طواف کرتے ہیں تو کیا اس پر کوئی اشکال ہے بالخصوص اگر اسکے پاس مستحب طواف کیلئے وسیع وقت ہو_

ج: اس پر کوئی اشکال نہیں ہے ہاں اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ اس بھیڑ کے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ کرے_

س ۲۰: جو شخص استطاعت کی وجہ سے حج افراد کو بطور واجب بجالاتا ہے یا اسے بطور مستحب انجام دیتا ہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمرہ کرچکا ہو تو کیا اس پر ایک نیا عمرہ واجب ہے جو اس حج کے متعلق ہو؟

ج: عمرہ واجب نہیں ہے مگر جن موارد میں تمتع سے افراد کی طرف عدول کرنا ہو_

س ۲۱: جس شخص نے حج افراد کیلئے طواف باندھا ہوا ہے کیا وہ طواف حج اور سعی کے بعد اپنے اختیار کے ساتھ مکہ سے نکل کر جدہ جاسکتا ہے؟ کہ پھر سیدھا عرفہ میں حجاج کے ساتھ ملحق ہوجائے؟

ج: طواف اور سعی کے بعد جدہ یا کسی اور جگہ جانے سے مانع نہیں ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے اسے دو وقوف کے فوت ہوجانے کا خوف نہ ہو_

س ۲۲: شرعی مسافت کہ جسکے ساتھ حج افراد جائز ہوتا ہے سولہ فرسخ ہے تو یہ مسافت کہاں سے شمار کی جائیگی؟

الف: کیا آپ کی رائے میں مکہ قابل توسیع ہے اور ہر وہ جگہ جسے عرف میں مکہ کہا جاتا ہے وہ مکہ کا حصہ ہے؟

ب: جو مکلف مکہ سے سولہ فرسخ سے کم فاصلے پر رہتا ہے کیا وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا یا مدینہ کی کسی جگہ سے؟

ج: کیا آپ کی نظر میںمسافت کا آغاز مکلف کے شہر کے آخر سے ہوگا؟

ج: الف) مسافت مکلف کے شہر یا دیہات کے آخر سے

شہر مکہ کے شروع تک حساب کی جائیگی اور شہر مکہ قابل توسیع ہے اور مسافت کے حساب کرنے کا معیار وہ جگہ ہے جسے اس وقت عرف میں شہر مکہ کی ابتدا کہا جاتا ہے۔

ب: اس کیلئے اپنے شہر کی ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے اگرچہ اولی اور احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے۔

ج: ابھی ابھی گزرا ہے کہ مسافت کا معیار اسکے اپنے شہر اور موجودہ شہر مکہ کے درمیان کی مسافت ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے مسافت کی ابتدا کا حساب کرے۔

س ۲۳: عمرہ کرنے والا شخص جو مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جانے کے قصد سے جدہ آئے اور پھر احرام کیلئے ادنی الحل جیسے مسجد تنعیم کا قصد کرے۔

ج: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس کیلئے بغیر احرام کے میقات سے آگے جانا جائز نہیں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اگر بغیر احرام کے میقات سے گزر کر جدہ پہنچ جائے پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادنی الحل سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ادنی الحل صرف ان لوگوں کیلئے عمرہ مفردہ کا میقات ہے جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں ۔

س ۲۴: مدینہ یا اسکے مضافات سے دو راستے جدہ کی طرف جاتے ہیں ایک جحفہ کے قریب سے گزرتا ہے کہ جسکے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتا ہے اور دوسرا جو کہ تیز راستہ ہے، جحفہ کے مقابل سے گذرتا ہے لیکن

وہ جحفہ سے سو کیلومیٹر سے بھی زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ نہیں ہے تو کیا اسے بھی محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟

ج: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والا شخص راستے میں ایسے نقطے پر پہنچ جائے کہ جسکی دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بنا پر پس نقطہ محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۲۵: دوسری صورت میں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتی ہو تو جو شخص اس راستے سے جارہا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادنی الحل جاکر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے؟

ج: میقات اور اسکی بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے اور ادنی الحل سے احرام باندھنا بھی صحیح نہیں ہے جیسے کہ ابھی گزرا ہے۔

س۲۶: جس شخص کو میقات سے احرام باندھنے میں اپنے یا اپنے اہل و عیال پر خوف کا وہم ہو کیا اس کیلئے ادنی الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟

ج: اگر میقات میں احرام باندھنے سے کوئی عذر ہو جو میقات سے گزرنے کے بعد زائل ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کی طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہو ورنہ اپنی جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئی میقات نہ ہو اور کسی دوسرے میقات پر جانے کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔

س۲۷: کیا احرام کی حالت میں رات کے وقت بارش سے بچنے کیلئے کسی چیز کے نیچے جانا جائز ہے ؟

ج: احوط مراعات کرنا ہے۔

س۲۸: جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کریم یا مستحب نمازیں پڑھنا

چاہتا ہے یا دعاء کیلئے بیٹھنا چاہتا ہے جب کہ اس کیلئے ان چیزوں کو مسجد الحرام کی دوسری جگھوں میں انجام دینا بھی ممکن ہے تو کیا بھیڑ کے باوجود اس کیلئے یہ کام جائز ہے جبکہ طواف کی واجب نماز پڑھنے والوں کیلئے مشکل کا باعث ہو_

ج: اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھیڑ نہ ہو_

س ۲۹: کیا حاجی (مرد یا عورت) کیلئے احرام کی حالت میں پانی کو زائل کرنے کیلئے اپنے چہرے کو تولیے سے پونچھنا جائز ہے ؟

ج: اس کام میں مرد کیلئے تو ہر صورت میں کوئي حرج نہیں ہے اور عورت کیلئے بھی کوئي حرج نہیں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھاپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ یہ کام تولیے کو بالتدریج اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے بہر حال چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ

نہیں ہے۔

س ۳۰: حاجی کیلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر منی میں رات گزارنے کی بجائے مکہ مکرمہ (حرم) میں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کیا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت یا مومن کے جنازہ کی تشییع کرنا ایسے کام ہیں جو عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو باطل کردیتے ہیں؟

ج: ضرورت کے مطابق کھانے پینے میںمشغول ہونا اور کسی احتیاج کی وجہ سے باہر جانا اور وضو یا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

س ۳۱: سابقہ سوال میں مذکور مصروفیات اگر عبادت کو باطل کردیں تو کیا کفارہ بھی ہے ؟

ج: اگر ایسے کام میں مشغول ہو جو عبادت نہیں ہے اگر چہ

مکہ مکرمہ میں، اور ضروریات میں سے بھی شمار نہ کیا جاتا ہو جیسے کھانا پینا اور کوئی ضرورت پوری کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے۔

س۳۲: کیا چند ماہ تک مال کو جمع کرنا حج کی استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے کافی ہے؟ بالخصوص اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہو سکتا۔

ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجۃ الاسلام کرنا چاہتا ہو تو اس سے کوئی مانع نہیں ہے کہ وہ کسی جائز طریقے سے مال حاصل کرے یا اپنی منفعت سے ذخیرہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہو جائے مگر جب وہ اپنی منفعت سے ذخیرہ کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۳۳: کیا والدین کو ملنا: معاشرتی، شرعی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنا مال والدین کو ملنے کیلئے خرچ کردے جب ملنے کیلئے سفر وغیرہ کی ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کردے؟

ج: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اور صلہ رحمی صرف ملنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ رشتہ داروں کی احوال پرسی اور صلہ رحمی دیگر طریقوں سے بھی ممکن ہے جیسے خط لکھنا یا ٹیلیفون کرنا وغیرہ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکی اپنی حالت اور انکی حالت کے پیش نظر ضروری ہو اس طرح کہ اسے اسکی عرفی ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو والدین کی ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافی ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع ہی نہیں

ہے۔

س۳۴: اگر دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہوجائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچتا ہو تو کیا وہ حج کو ترک کرسکتی ہے؟

ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والی کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروری ہے یا اس سے دودھ پلانے والی عورت کیلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

س۳۵:جو عورت سونے کے کچھ زیورات کی مالک ہے اور وہ انہیںپہنتی ہے اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی دوسرا مال نہیں ہے اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کرنے پر قادر ہوجاتی ہے تو کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثنی ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور انکے ساتھ وہ مستطیع ہوگی۔؟

ج: اگر ان زیورات کو وہ پہنتی ہو اور وہ اسکی حیثیت سے

زیادہ نہ ہوں تو اس پر حج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے اور وہ مستطیع نہیں ہوگی۔

س ۳۶: ایک عورت حج کیلئے استطاعت رکھتی ہے لیکن اس کا شوہر اسے اسکی اجازت نہیں دیتا تو اسکی ذمہ داری کیا ہے ؟۔

ج: واجب حج میں شوہر کی اجازت معتبر نہیں ہے ہاں اگر شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت حرج میں مبتلا ہوتی ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۳۷: اگر شادی کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہوجائیگا؟

ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا۔

س ۳۸: کیا حج کی استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگی میں تنگی

لانا جائز ہے ؟

ج: یہ جائز ہے لیکن شرعا واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگی اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل و عیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کی حد سے تنگی کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۹: ماضی میں میری طرف سے دین کی پابندی اور اس کا اہتمام کوئی اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھا جو سفر حج کیلئے کافی تھا (یعنی میں مستطیع تھا) لیکن اپنی اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟جبکہ اس وقت میرے پاس لازمی رقم نہیں ہے۔ جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ایک دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافی ہے ؟

ج: اگر آپ ماضی میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کی ادائیگی

کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو آپ پر حج مستقر ہوچکا ہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جبتک عسر وحرج نہ ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال کی مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

س ۴۰: جب مسجد الحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہوجاتی ہے تو جو لوگ اسے پاک کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاک نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں مسجد کی زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: جبتک سجدے والی جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۱: کیا مسجد نبوی میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ

شریفہ میں کہ جہاں کوئی ایسی چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ جیسے کاغذ یا درخت کی شاخوں سے بنی ہوئی جائے نماز۔ توجہ کو جذب کرتا ہے اور نمازی لوگوں کی نظروں کا نشانہ بنتا ہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھی موقع ملتا ہے۔

ج: کسی ایسی چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسی جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں پر یا کسی ایسی چیز پر سجدہ کر سکے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ تقیۃً اسی جائے نماز پر سجدہ کرے۔

س ۴۲: اذان و اقامت کے وقت دو مسجدوں سے نکلنے کا کیا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکی طرف جارہے ہوتے ہیں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں ؟

ج: اگر دوسروں کی نظر میں یہ کام نماز کو اسکے اول وقت

میں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتا ہو تو جائز نہیں ہے بالخصوص اگر اس میں مذہب پر عیب لگتا ہو۔

س ۴۳: ایک شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتا ہے کہ عمل کے دوران اس کا احرام نجس تھا تو کیا وہ احرام سے خارج ہے یا نہیں ؟

ج: اگر وہ موضوع یعنی عمل کی حالت میں اپنے احرام میں نجاست کے وجود سے جاہل ہو تو وہ احرام سے خارج ہے اور اس کا طواف اور حج صحیح ہے ؟

س ۴۴: جسمکلفنے کسی کو نائب بنایا ہو کہ اسکی طرف سے قربانی کرے تو کیا نائب کے پلٹنے اور اسکے یہ خبر دینے سے پہلے کہ قربانی ہوچکی ہے اس کیلئے تقصیر یا حلق کرنا جائز ہے ؟

ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ نائب کی طرف سے قربانی ہوجانے کا انکشاف ہوجائے لیکن

اگر حلق یا تقصیر میں جلدی کرے اور اتفاقاً یہ نائب کی طرف سے قربانی ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس پر اعادہ واجب نہیں ہے۔

س۴۵: جس مکلف نے اپنی طرف سے قربانی کرنے کیلیئے کسی کو نائب بنایا ہوا ہے کیا اس کیلیئے نائب کی طرف سے اسے ذبح کرنے کی خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے ؟

ج: اس سے کوئی مانع نہیں ہے۔

س۴۶: موجودہ دور میں منی میں قربانی کو ذبح کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کیلیئے انہوں نے منی سے باہر لیکن منی کے قریب ہی ایک جگہ معین کرر کھی ہے اور دوسری جانب سے قربانی کے جانور کہ جن کیلیئے بڑی رقوم خرچ کی جاتی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا گوشت وہیں پھینک دیا جاتا ہے اور وہ گل سڑ کر ضائع ہو جاتا ہے جبکہ اگر انہیں دیگر ممالک میں ذبح کیا جائے تو ان کا

گوشت ضرورت مند فقرا کو دیا جاسکتا ہے تو کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے اور کسی کے ساتھ طے کرلے کہ وہ اسکی طرف سے قربانی کردے یا دیگر ممالک میں اور ٹیلیفون کے ذریعے قربانی کرلے یا اسے مقررہ جگہ پر ہی ذبح کرنا واجب ہے اور کیا اس مسئلہ میں اس مرجع کی طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکی اجازت دیتا ہے جیسے کے بعض بزرگ فقہاء سے یہ منقول ہے ؟

ج: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی صرف منی میں ہوسکتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو توجہاں اس وقت قربانی کی جاتی ہے وہیں کی جائیگی تاکہ قربانی کے شعائر کی حفاظت کی جاسکے کیونکہ قربانی شعائر اللہ میں سے ہے ۔

س ۴۷: اگر حکومت منی کے اندر قربانی کرنے پر پابندی لگادے تو کیا حجاج کیلئے مکہ مکرمہ سے باہر قربانی کرنا جائز ہے اور کیا مکہ کے اندر قربانی کرنا کافی ہے ؟

ج: حج کی قربانی کافی نہیں ہے مگر منی میں ہاں اگر اس میں قربانی کرنے پر پابندی لگ جائے تو اس کیلئے جو جگہ تیار کی گئي ہے وہاں قربانی کرنا کافی ہے جیسے کہ اس صورت میں مکہ کے اندر قربانی کرنا بھی کافی ہے لیکن اگر قربانی کی جگہ کا منی سے فاصلہ اتنا ہی ہو جتنا اس جگہ کا ہے جو قربانی کیلئے تیار کی گئي ہے یا اس سے کم ہو۔

۴۸: ایسے خیراتی ادارے موجود ہیں جو حاجی کی نیابت میں قربانی کرتے ہیں اور پھر اسے ضرورتمند فقرا کے حوالے کردیتے ہیں اس سلسلے میں راہبر معظم کی رائے کیا ہے اور کیا جناب عالی کی نظر میں اسکی شرائط ہیں ؟

ج: قربانی کی ان شرائط کا احراز کرنا ضروری ہے کہ جو مناسک میں ذکر ہوچکی ہیں۔

س ۴۹: کیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد اسے ان خیراتی اداروں کو دینا

جائز ہے جو اسے فقرا تک پہنچاتے ہیں ؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۵۰: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت صفا و مروہ کے پہاڑوں کے پاس لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوجاتی ہے جو سعی کرنے والوں کی بھیڑ کا سبب بنتی ہے تو کیا سعی کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ ہر چکر میں خود پہاڑ تک جائے یا سنگ مرمر سے بنی ہوئی پہلی بلندی کافی ہے کہ جو چلنے سے عاجز لوگوں کے راستے کے ختم ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے ؟

ج: اس حد تک چڑھنا کافی ہے کہ جسکے ساتھ یہ صدق کرے کہ یہ پہاڑ تک پہنچا ہے اور اس نے دو پہاڑوں کے درمیان کے پورے فاصلے کی سعی کی ہے ۔

س ۵۱: کیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کیلئے ایک طواف النساء کافی ہے ؟

ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع میں سے ہر ایک کیلئے الگ

طواف النساء ہے پس ایک طواف دو طواف سے کافی نہیں ہے ہاں مُحل ہونے کیلئے ایک طواف کا کافی ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۵۲: جو شخص بارہویں کی رات منی میں بسر کرے اور آدھی رات کے بعد کوچ کرے تو کیا اس پر واجب ہے کہ زوال سے پہلے اسکی طرف واپس پلٹ آئے تاکہ یہ بھی وہ کوچ کرسکے جو وہاں پر موجود لوگوں کیلئے زوال کے بعد واجب ہوتا ہے اور اس بات سے کوئی مانع ہے کہ وہ صبح کے وقت منی آکر جمرات کو کنکریاں مارلے پھر مکہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے ؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار کے ساتھ ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے اور مغرب سے پہلے منی سے نکلنے پر قادر ہے۔

ج : جو شخص منی میں ہے اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اگرچہ اس طرح کے زوال کے بعد جمرات

کو کنکریاں مارنے کیلئے مکہ سے آجائے اور کنکریاں مارنے کے بعد غروب سے پہلے کوچ کرجائے پس آدھی رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے لیکن کنکریاں مارنے کیلئے بارہویں کے دن پلٹ آئیگا اور زوال کے بعد کوچ کرے گا۔

س ۵۳: آیت اللہ گلپایگانی (قدس سرہ) کے اعمال حج کی کتاب میں اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذکور ہیں۔ ان مستحبات پر عمل کرنے کے سلسلے میں جناب کی کیا رائے ہے؟

ج: قصد رجاء کے ساتھ ان پر عمل کرنے میں کوئي حرج نہیں ہے۔

س ۵۴: کیا اس آب زمزم سے وضو کرنا جائز ہے جو پینے کیلئے مخصوص ہے۔

ج: مشکل ہے اور احتیاط کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

دعای عرفہ

اس کتاب کے صفحہ ۲۱۹ سے ۲۴۷ تک دعا عرفہ ہے

فہرست

مقدمہ: ۷
وجوب حج کے منکر اور تارک حج کا حکم ۸
حج کی اقسام: ۹
نیز حج کی تین قسمیں ہیں تمتع، افراد، قران ۱۰
باب اول: ۱۱
حجۃ الاسلام اور نیابتی حج کے بارے میں ۱۱
فصل اول: حجۃ الاسلام ۱۲
حجۃ الاسلام کے وجوب کے شرائط ۱۳
پہلی شرط: ۱۳
دوسری شرط: ۱٤
تیسری شرط: ۱۵
ہر ایک کی تفصیل ۱۵
الف: مالی استطاعت: ۱۵
۱_ زاد و راحلہ ۱٦
۲_ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات ۲۰
۳_ ضروریات زندگي: ۲۱
۴_ رجوع الی الکفایۃ: ۲٤
مالی استطاعت کے عمومی مسائل ۲٦
ب_ جسمانی استطاعت: ۲۹

ج_ سربی استطاعت:.. ۳۰

د_زمانی استطاعت:.. ۳۱

دوسری فصل :نیابتی حج.. ۳۲

نائب کی شرائط :.. ۳۵

منوب عنہ کی شرائط :.. ۳۷

چند مسائل :.. ۳۸

باب دوم :.. ٤٤

حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں.. ٤٤

حج و عمرہ کی اقسام ٤٥

چند مسائل:.. ٤٦

حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت ٤٩

حج افراد اور عمرہ مفردہ.. ٥١

حج قران.. ٥٢

حج تمتع کے عمومی احکام :.. ٥٣

پہلا حصہ :.. ٥٦

اعمال عمرہ کے بارے میں.. ٥٦

پہلی فصل :مواقیت.. ٥٧

مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام.. ٦٠

چند مسائل :.. ٦١

دوسری فصل :احرام.. ٦٦

۱_ احرام کے واجبات ٦٦

اول : نیت ٦٦

دوم : تلبیہ ٦٩

سوم : دو کپڑوں کا پہننا ٧٢

۲_ احرام کے مستحبات ٧٦

۳_ احرام کے مکروہات ٧٧

۴_ احرام کے محرمات ٧٨

محرمات احرام کے احکام : ٨٠

۱_ سلے ہوئے لباس کا پہننا ٨٠

۲_ اس چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے_ ٨٢

۳_ مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا ٨٤

۴_ مردوں کیلئے سایہ کرنا_ ٨٧

۵_ خوشبو کا استعمال: ٨٩

٦_ آئینے میں دیکھنا: ٩١

۷_ انگوٹھی پہننا: ٩٢

۸_ مہندی اور رنگ کا استعمال کرنا : ٩٣

۹_ بدن پر تیل لگانا : ٩٣

۱۰_ بدن کے بالوں کو زائل کرنا: ٩٤

۱۱_ سرمہ ڈالنا: ٩٦

۱۲_ ناخن تراشنا: ٩٦

۱۳_ بدن سے خون نکالنا ۹۸
۱۴_ فسوق: ۹۹
۱۵_ جدال ۹۹
۱۶_ حشرات بدن کو مارنا: ۱۰۱
۱۷_ حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا: ۱۰۱
۱۸_ اسلحہ اٹھانا: ۱۰۲
۱۹_ خشکی کا شکار کرنا: ۱۰۲
۲۰_ جماع ۱۰۳
۲۱_ عقد نکاح: ۱۰۴
۲۲_ استمنائ ۱۰۵
محرمات احرام کے کفارات کے احکام ۱۰۵
مکہ مکرمہ کی طرف جانا ۱۰۶
حرم میں داخل ہونے کی دعا ۱۰۷
مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات ۱۰۸
تیسری فصل : ۱۱۰
طواف اور نماز طواف کے بارے میں ۱۱۰
طواف: ۱۱۰
طواف کی شرائط ۱۱۱
پہلی شرط نیت ۱۱۱
دوسری شرط : حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا ۱۱۳

تیسری شرط: بدن اور لباس کا خبث سے پاک ہونا ۱۲۰
چوتھی شرط : ختنہ ۱۲۳
پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا.. ۱۲۳
چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کا غصبی نہ ہونا.......................... ۱۲٤
ساتویں شرط: موالات.. ۱۲٤
طواف کے واجبات.. ۱۲٦
اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعنی اسکے بالمقابل جگہ سے شروع.................. ۱۲٦
دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا : ۱۲٦
سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجی کی بائیں طرف ہو اور اس سے
مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے_.. ۱۲۷
چہارم: حجر اسماعیل علیہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا_......... ۱۲۸
پنجم : طواف کے دوران میں خانہ کعبہ اور اسکی دیوار کی نچلی جانب کی.................... ۱۲۸
ہفتم : طواف کے سات چکر ہیں_.. ۱۳۰
نماز طواف : ۱۳۳
چوتھی فصل : سعي.. ۱۳٦
سعی کے ترک کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل................ ۱۳۹
پانچویں فصل: تقصیر.. ۱٤۱
دوسرا حصہ:.. ۱٤۵
اعمال حج کے بارے میں... ۱٤۵
پہلی فصل : احرام.. ۱٤٦

دوسری فصل: عرفات میں وقوف کرنا ۱۴۹
تیسری فصل: مشعر الحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا ۱۵۲
چوتھی فصل: کنکریاں مارنا ۱۵۴
کنکریاں مارنے (رمي) کی شرائط ۱۵۴
کنکریوں کی شرائط: ۱۵۶
پانچویں فصل: قربانی کرنا ۱۵۸
دوم: صحیح و سالم ہونا ۱۵۹
سوم: یہ کہ بہت دبلا نہ ہو ۱۵۹
چھٹی فصل: تقصیر یا حلق ۱۶۳
ساتویں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال ۱۶۷
آٹھویں فصل: منی میں رات گزارنا ۱۷۱
نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا ۱۷۴
متفرق مسائل: ۱۷۸
حج کا حکم کیا ہے؟ ۱۸۱
دعای عرفہ ۲۱۱